SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday October 2, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Acting Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اللہ الذی جعل لکم الارض قرارا والسماء بناء وصورکم
فاحسن صورکم ورزقکم من الطیبت ؕ ذلکم اللہ ربکم
فتبرک اللہ رب العلمین ؕ ھو الحی لا الہ الا ھو فادعوہ
مخلصین لہ الدین ؕ الحمد للہ رب العلمین ؕ قل انی
نھیت ان اعبد الذین تدعون من دون اللہ لما
جاءنی البینت من ربی وامرت ان اسلم لرب العلمین

(سورۃ المؤمن ۔ آیت : ۶۴، ۶۵، ۶۶)

ترجمہ : شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان
کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں خوب بنائیں اور تمہیں
پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ پس خدائے
پروردگارِ عالم بہت بابرکت ہے۔ وہ زندہ ہے جسے موت نہیں
اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اس کی عبادت کو خالص کر کر اسی
کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday October 2, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Acting Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ الذی جعل لکم الارض قرارا والسماء بناء وصورکم
فاحسن صورکم ورزقکم من الطیبت ذلکم اللہ ربکم
فتبرک اللہ رب العلمین ھوالحی لا الہ الاھو فادعوہ
مخلصین لہ الدین الحمد للہ رب العلمین قل انی
نھیت ان اعبد الذین تدعون من دون اللہ لما
جاءنی البینت من ربی وامرت ان اسلم لرب العلمین

(سورۃ المؤمن - آیت : ۶۴، ۶۵، ۶۶)

ترجمہ : شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان
کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں خوب بنائیں اور تمہیں
پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ پس خدائے
پروردگارِ عالم بہت بابرکت ہے۔ وہ زندہ ہے جسے موت نہیں
اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اس کی عبادت کو خالص کر کر اسی
کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار جو تمام جہاں کا پروردگار ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو کہ مجھے اس بات کی ممانعت کی گئی ہے جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو ان کی پرستش کروں اور میں ان کی کیونکر پرستش کروں جبکہ میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے کھلی دلیلیں آ چکی ہیں اور مجھ کو حکم یہ ہوا ہے کہ پروردگارِ عالم ہی کا تابع فرمان ہوں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب قائمقام چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ آج میری معزز ایوان سے درخواست ہو گی کہ وقفہ سوالات کے دوران رولز کے مطابق صرف تین ضمنی سوالات کرنے کی اجازت ہے ۔ لہٰذا تین سے زیادہ سوال نہیں کیے جائیں گے ۔ کیونکہ لاء اینڈ آرڈر پہ بحث جاری ہے ۔ میری اس بارے میں درخواست ہے کہ اس میں جو مقررین زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہتے ہیں وہ ضرور لیں تاکہ آئندہ دو تین دنوں میں اس کو وائنڈ اپ کیا جا سکے ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیر دل خان نیازی : پوائنٹ آف آرڈر سر ! آج کے سوالات کو پڑھا ہوا تصور کر لیں اور لاء اینڈ آرڈر پہ بحث کریں ۔ وقفہ سوالات کو ملتوی کر سکتے ہیں ۔

جناب قائمقام چیئرمین : اگر آپ رولز suspend کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ ہاؤس کو put کرتا ہوں ۔ باقی کا بزنس کر لیتے ہیں ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیر دل خان نیازی : پہلے مقررین کو آپ نے چالیس چالیس منٹ دیئے ہیں اگر اب نہیں دیں گے تو یہ بے انصافی ہو گی ۔

جناب قائمقام چیئرمین : ہاں بالکل میں تو ایسے ہی کروں گا اور میرا خیال ہے کہ گورنمنٹ کی بھی یہی پالیسی ہے کہ آپ یا کوئی معزز رکن جس قدر بولنا چاہے وہ امن و امان کی صورتِ حال پر کھل کر بولے ۔ اگر آپ رولز کو suspend کرنا چاہتے ہیں تو کوئی دوست move کر دے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین ! مجھے جنرل شیریں دل خان نیازی کی تجویز سے اتفاق ہے۔

جناب قائمقام چیئرمین : تو پھر باقاعدہ موشن move کر دیں اگر کوئی دوست move کرنا چاہتا ہے تو میں اس کو welcome کروں گا۔کیا مولانا کوثر نیازی صاحب پسند فرمائیں گے کہ اس کو move کر دیں؟

مولانا کوثر نیازی: بصد شوق۔

جناب محمد اسلم خان خٹک (وزیر داخلہ): جناب والا ! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر اعظم نے فیصلہ کیا ہے کہ جو ممبران صاحبان لاء اینڈ آرڈر پہ بولنا چاہیں ان پر کوئی پابندی نہیں ہے اگر یہ ڈیبیٹ ایک دن یا دو دن مزید لے لیتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن اگر ممبران صاحبان اپنی مرضی سے ایسا کرنا چاہتے ہیں تو یہ ان کی مرضی ہے ویسے ہمیں کوئی اس پر اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائمقام چیئرمین : جی ہاں آپ نے وہ تو پہلے دن بھی اور لاء منسٹر صاحب نے بھی ہاؤس کے اندر یہ کہہ دیا تھا کہ جو جس قدر وقت لینا چاہتے ہیں وہ بول سکتے ہیں۔ پریویلیج موشن تو آج ہے ہی نہیں۔ تو ایڈجرنمنٹ موشنز اور سوالات کے لئے رولز کو suspend کرتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب ایڈجرنمنٹ موشنز کو تو نہ کیجئے۔ وقفہ سوالات کا آپ کو ایک گھنٹہ بچ گیا۔سوال یہ ہے کہ بعض بہت اہم مسائل ان کے ذریعے سے ایوان میں لائے جاتے ہیں ... (مداخلت)

جناب قائمقام چیئرمین : مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں، میں ہاؤس کے سامنے put کر دیتا ہوں۔

مولانا کوثر نیازی : شیریں دل خان صاحب نے جو شروع میں تجویز پیش کی تھی وہ وقفہ سوالات کے بارے میں تھی۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : میں یہ عرض کروں گا کہ انہیں آپ next day پر چھوڑ دیجئے جو سب سے اہم ہے وہ لاء اینڈ آرڈر ہے۔ اس پر تو کوئی بات

ہوئی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ میں مولانا صاحب کو یقین دلا دیتا ہوں کہ جو آج ڈیفر کئے جائیں گے ان کو آئندہ لے لیا جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی : جناب ایڈجرنمنٹ موشنز بہت بڑی تعداد میں آپ کے پاس pending ہیں اور وہ ۸، ۹، ۱۰ تاریخ تک ختم نہیں ہو پائیں گی اور پھر وہ بے کار ہو جائیں گی جب اگلا سیشن شروع ہو گا تو وہ irrelevant ہو جائیں گی۔ آخر اس میں کیا حرج ہے کہ نواب صاحب اجازت دے دیں کہ وہ ایڈجرنمنٹ موشنز پیش کریں جب کہ وزیر داخلہ تیار ہیں کہ بحث کے لئے ایک آدھ دن اگر extend ہوتا ہے تو وہ اس کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : بالکل ٹھیک ہے جی۔ میں ہاؤس کو put کرتا ہوں "کہ وقفہ سوالات اور ایڈجرنمنٹ موشنز کو آج لا اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے suspend کیا جائے"

(تحریک منظور کی گئی)

مولانا کوثر نیازی : آپ الگ الگ سوال کریں۔ پہلے ایڈجرنمنٹ موشن کا اور پھر سوالات کا۔

جناب قائم مقام چیئرمین : تحریک یہ ہے "کہ وقفہ سوالات کو آج ختم کرنے کے لئے رولز کو suspend کیا جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین : سوال یہ ہے کہ "تحریک التوا کا وقفہ ختم کرنے کے لئے متعلقہ رولز معطل کئے جائیں۔"

(تحریک منظور کی گئی)

مولانا کوثر نیازی : اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ایڈجرنمنٹ موشن نہ دے وہ تو یہی چاہے گا کہ نہ آئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : مولانا سب سے پہلے یہ تقریر آپ نے کی تھی جو بڑی تفصیل کے ساتھ تھی میرا خیال ہے کہ دوسرے ممبران کا بھی حق بنتا ہے بہر حال

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی ایڈجرنمنٹ موشنز اگلے دن نمبروں پر لی جائیں گی ۔

Cardio Vascular Institute

105. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) whether the Cardio Vascular Institute, Karachi, is the only institute of its kind in the country, at present; and

(b) if so, when will similar institutes will be set up in Lahore, Peshawar, and Quetta?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) No. There is another institute namely Armed Forces Institute of Cardiology, Rawalpindi.

(b) At present, no such proposals are under consideration by the Federal Government. However, Armed Forces Institute of Cardiology is being upgraded to a 250 beded National Institute of Health Diseases at Rawalpindi.

General Manager, Railways

106. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the annual pay, allowances and other facilities given to the General Manager, Pakistan Railways at present;

(b) the total expenditure incurred on the pay, allowances, facilities, etc. given to the General Manager of the Pakistan Railways from July, 1980 to 1984-85, indicating year-wise figures; and

(c) whether entertainment allowance is also given to the said officer; if so, the amount paid under this head during the said period?

Syed Yusuf Raza Gilani: (a) General Manager, Pakistan Railways is given the pay, allowances and other facilities of BS-21 officers of the Federal Government.

(b) The post of General Manager, Pakistan Railways, was revived with effect from 3rd April, 1982. Year-wise expenditure incurred on pay

[Syed Yousaf Raza Gilani]

and allowances etc. of the General Manager, Pakistan Railways from 3rd April, 1982 to 1984-85 is as under:—

Period	Salary & allowances
	Rs.
3-4-1982 to 30-6-1982	14,625.00
1-7-1982 to 30-6-1983	63,990.00
1-7-1983 to 30-6-1984	64,942.00
1-7-1984 to 30-6-1985	78,420.00
Total ..	221,977.00

(c) General Manager, Pakistan Railways is paid entertainment allowance @ Rs. 450 P.M. and a total amount of Rs. 15,720 has been paid to him under this head during the said period.

RAILWAY EMPLOYEES IN BALUCHISTAN

107. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the total number of Railway employees working at present in Baluchistan; and

(b) the number of employees in each grade indicating also the number of local employees working in Baluchistan?

Syed Yousuf Raza Gilani: (a) Total number of Railway employee is 8838.

(b) Grade-wise number of Railway employees working in Baluchistan and number of local employees is as under:—

Grade	Total number of employees	Local employees
	(a)	(b)
BS. 1.	3368	1796
2.	1098	791
3.	2099	718
4.	90	39
5.	718	400
6.	466	118
7.	345	127
8.	200	196
9.	26	16
10.	16	—
11.	243	214
12.	72	48
13.	10	—
14.	17	6
15.	10	6
16.	22	8
17.	28	8
18.	8	2
19.	1	—
20.	1	—
Total ..	8838	4493

(108. **Deferred for answer next rota day.*)

Fish Harbours in Pakistan

109. ***Qazi Hussain Ahmad:** Will the Minister for Food, Agriculture, and Cooperatives be pleased to state :

(a) at how many places on the coast of Pakistan Fish harbours exists giving also the names of those places;

[Qazi Hussain Ahmad]

(b) the places where further fish harbours or fish points can be established; and

(c) whether any amount has been allocated on the budget for the development of such places?

Deferred for answer next rota day.

[110. **Deferred for answer next rota day.*]

EXPENDITURES ON PROMOTING HEALTH EDUCATION

111. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the amounts spent, subject-wise and year-wise during the past three financial year, by the Federal and provincial Governments on promoting health education and increased awareness of better health care, excluding expenditure on the immunisation advertising campaigns?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (i) The information regarding the Federal Government is as follows:—

(Rs. in million)

Year	Anti-smoking	Oral rehydration	Total
1983-84	1.312	0.329	1.641
1984-85	1.371	2.853	4.224
1985-86	1.943	2.365	4.308
Total ..	4.626	5.547	10.173

(ii) Information from provinces is still awaited and will be placed on the table of the House as soon as received.

EXPENDITURE ON ADVERTISING CAMPAIGNS AGAINST CHILDREN DISEASES

112. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the advertising campaign conducted in the mass media during the past few years aimed at persuading parents to get their children immunised against 6 major diseases, was entirely or substantially financed from grants given to Pakistan or this purpose by the World Health Organisation; and

(b) the total amount spent, year-wise, medium-wise, by the Federal and provincial Governments on the conduct of these advertising campaigns?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) No.

(b) (i) The following amounts have been spent on Health Education on EPI during the last four years by the Federal Ministry of Health:—

(Rs. in million)

Year	Radio	TV	Printed Material	Total
1982-83	0.350	0.971	0.628	1.949
1983-84	1.550	0.857	0.454	2.861
1984-85	1.162	2.910	0.961	5.033
1985-86	1.420	2.512	1.042	4.974
Total ..	4.482	7.250	3.085	14.817

(ii) The following amounts have been spent on Health Education for EPI by the provinces:—

(a) **Punjab**

(Rs. in million)

Year	Radio	TV	Press/Cinema slides	Total
1982-83	1.999	0.237	0.980	3.216
1983-84	1.562	3.172	1.693	6.427
1984-85	—	—	0.210	0.210
1985-86	0.495	0.897	1.090	2.482
Total ..	4.056	4.306	3.973	12.335

(b) **Sind**

(Rs. in million)

Year			TV/Radio News Papers	Printed Material	Bill Boards	Total
1984-85	..	..	..	1.000	—	1.000
1985-86	..	..	—	—	1.420	1.420
Total	..		—	1.000	1.420	2.420

(c) **Baluchistan**

(Rs. in million)

Year			Radio	TV	Bill Boards	Total
1984-85	..	..	.005	.024	0.010	.039
1985-86	..	..	—	—	0.010	.010
Total	..		.005	.024	0.020	.049

(d) **NWFP**

(Rs. in million)

Year			Radio	TV	Press/ Printing	Total
1982-83	..	..	—	0.159	0.099	0.258
1983-84	..	..	—	0.050	0.341	0.391
1984-85	..	..	..	—	0.039	0.039
1985-86	..	..	—	—	0.190	0.190
Total	..		—	0.209	0.669	0.878

PURCHASE OF TRANQUILLIZER DRUGS

113. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state whether it is a fact that under the existing policy of the Government various tranquillizer drugs can be purchased at all chemists shops in Pakistan without a doctor's prescription, whereas in many other countries similar drugs can be obtained only on a doctor's prescription?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: Yes.

EMPLOYEES BELONGING TO FATA IN PRODUCTION DIVISION

114. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) the total number of the persons appointed to different posts in the Ministry of Production since 23rd March, 1985;

(b) the total number of persons appointed in different corporations under the Ministry of Production during the same period; and

(c) the province and district-wise details of the above persons alongwith the total number of the persons belonging to FATA who have been provided jobs?

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: (a) 37.

(b) 1255.

(c) The requisite details are contained in the annexure.

Annexure

GOVERNMENT OF PAKISTAN

MINISTRY OF PRODUCTION

THE PROVINCE AND DISTRICT-WISE DETAILS OF THE PERSONS APPOINTED IN THE MINISTRY OF PRODUCTION SINCE 23RD MARCH, 1986

	Province	No. of Appointments Made	District	
Ministry of Production ..	Punjab ..	20	Rawalpindi ..	7
			Jhang	1
			Muzaffargarh ..	2
			Sheikupura ..	1
			Sialkot	3
			Chakwal ..	2
			Lahore	1
			Bahawalpur ..	1
			Faisalabad ..	1
			Rahimyar Khan ..	1
	N.W.F.P. ..	6	Abbottabad ..	4
			Mansehra ..	2
	Sind	4	Karachi	2
			Sukkur ..	2
	A.K.	4	Poonch	3
			Kotli	1
	Federal Area ..	3	Islamabad - ..	3
	FATA	*Nil.*		
	Total ..	37		

THE PROVINCE AND DISTRICT-WISE DETAILS OF THE PERSONS APPOINTED IN THE CORPORATIONS/ORGANIZATIONS UNDER THE MINISTRY OF PRODUCTION.

Corporation	Province	No. of appointment	District	
1	2	3	4	
1. Pakistan Steel ..	Punjab	123	Lahore	5
			Sialkot	1
			Khushab ..	2
			Gujrat	1
			Chakwal ..	2
			Okara	1

1	2		3	4
			Faisalabad ..	3
			Sargodha ..	4
			Multan	2
			Bahawalpur ..	1
			Gujranwala ..	1
			Rawalpindi ..	2
	Sind (Urban) ..	—	Karachi	67
			Hyderabad ..	4
			Sukkur	9
	Sind (Rural) ..	—	Dadu	1
			Nawabshah ..	1
			Sanghar	1
			Sheikhupura ..	2
			Hala	1
			Khairpur ..	1
			Tharparker ..	1
			Larkana	1
	N.W.F.P. ..	—	Peshawar ..	2
			Hazara	2
			Swat	2
			Abbottabad ..	1
	Azad Kashmir ..	—	Mirpur	2
2. Federal Chemical and Ceramics Corporation.	Sind (Urban) ..	1	Karachi ..	1
3. Pakistan Industrial Development Corporation	Punjab	13	Sialkot	1
			Sargodha ..	1
			Lahore	1
	Sind	—	Karachi	2
			Khairpur ..	1
			Jacobabad ..	1
			Dadu	1
			Nawabshah ..	1
	N.W.F.P. ..	—	Bannu	1
	FATA		FATA	2
	A.K.		Poonch	1
4. State Engineering Corporation.	Punjab	159	Vehari	1
			Bahawalpur ..	1
			Multan	5
			Rawalpindi ..	12
			Jehlum	1
			Layyah	2
			Gujranwala ..	1
			Sahiwal	2
			Kasur	5
			Gujrat	3
			Okara	2
			Sargodha ..	2
			Attock	2
			Shaikhupura ..	2
			Jhung	2

1	2	3		4
			Lahore	14
			Mianwali ..	1
			Rahimyar Khan ..	2
			Faisalabad ..	2
			D.G. Khan ..	1
			Sialkot	2
	Sind		Karachi	47
			Larkana	1
			Hyderabad ..	2
			Dadu	1
			Nawabshah ..	4
			Tharparker ..	1
			Khairpur ..	1
	N.W.F.P. ..		Peshawar ..	3
			Mansehra ..	6
			Hazara	1
			Abbottabad ..	6
			Swat.	3
	A.K.		Muzaffarabad ..	2
			Poonch	1
			Mirpur	1
	Federal Capital Area.		FCA	1
	FATA		FATA	13
5. Pakistan Automobile Corporation.	Punjab	294	Lahore	13
			Sialkot	1
			Rawalpindi ..	7
			Gujranwal ..	2
			Faisalabad ..	2
			Bahawalnager ..	2
			Multan	1
			Kasur	1
			Rahim Yar Khan ..	2
			Bahawalpur ..	2
			Gujrat	2
			Attock	4
			Cambellpur ..	1
	Sind		Nawabshah ..	2
			Karachi	140
			Sukkur	6
			Larkana ..	5
			Hyderabad ..	3
			Tharparker ..	7
			Kotri	1
			Khairpur ..	2
			Sanghar	1
			Dadu	1
	N.W.F.P. ..		Mansehra ..	2
			Kohat	1
			Peshawar ..	2
			Sawat	1
			Abbottabad ..	1
			Dir	1
			Mardan	3
			D. I. Khan ..	1
	Baluchistan		Lasbella	60
			Khuzdar ..	9
			Uthal	1
			Turbat	1
	FATA		FATA	3

1	2	3	4	
6. State Cement Corporation of Pakistan	Punjab	280	Lahore	3
			Rawalpindi ..	1
			Sialkot	2
			D.G. Khan ..	158
			Rajanpur ..	14
			Muzaffar Ghar ..	12
			Layyah	7
			Mianwali ..	11
			Jhelum	6
			Attock	1
			Multan	12
			Veharri	2
			Sahiwal	2
			Rahim Yarkhan ..	5
			Khanewal ..	3
	Sind		Karachi	8
			Hyderabad ..	4
			Sukkur	5
			Shikarpur ..	2
			Thatta	13
			Dadu	1
			Khairpur ..	1
			Khairpur Mirs ..	1
			Tharparkar ..	1
			Nawab Shah ..	3
	N.W.F.P. ..		Peshawar ..	1
	Baluchistan ..		Zhob	1
7. State Petroleum Refining and Petrochemical Corporation	Punjab	73	Rawalpindi ..	4
			Lahore	2
			Sahiwal	1
			Rahimyar Khan ..	2
			Sargodha ..	2
			Faisalabad ..	1
			Mianwali ..	1
			Jhelum	2
			Bhawalpur ..	1
			Attock	1
			Khanewal ..	1
			Multan	1
	Sind		Karachi	41
			Hyderabad ..	3
			Nawabshah ..	2
			Khairpur ..	1
			Sanghar	1
			Sukkur	1
			Dadu	1
	N.W.F.P. ..		Abbottabad ..	1
			D.I. Khan ..	1
			Mansehra ..	1
	Federal Area (Islamabad)		Islamabad ..	1
8. Experts Advisory Cell.	Punjab	15	Rawalpindi ..	9
			Sialkot	2
			Islamabad ..	1
			Gujrat	1
			Faisalabad ..	1
	Sind ..		Mirpurkhas ..	1

1	2	3	4	
9. Special Technical Cell.	Punjab	13	Rawalpindi ..	6
			Islamabad ..	2
			Multan	1
			Gujrat	1
			Chakwal ..	1
	N.W.F.P. ..		Mansehrah ..	1
			Peshawar ..	1
10. National Fertilizer Corporation of Pakistan..	Punjab	284	Rajanpur ..	1
			Multan	18
			Sahiwal ..	7
			Kasur	1
			Lahore	29
			Sialkot	4
			Mianwali ..	17
			Vehari	1
			Khushab ..	2
			Rahimyarkhan ..	4
			Sheikhupura ..	4
			Sargodha ..	4
			Gujrat	3
			Jhang	3
			D.G. Khan ..	2
			Attock	8
			Okara	2
			Faisalabad ..	5
			Rawalpindi ..	2
			Khanewal ..	1
			Layyah	1
			Bakhar	1
			Jhelum	1
			Bahawalpur ..	2
			Islamabad ..	1
			Toba Teksingh ..	2
			Gujranwala ..	1
			Muzaffergarh ..	3
	N.W.F.P. ..		Hazara	2
			Mansehra ..	2
			Peshawar ..	4
			Mardan	5
			Kohat	2
			Abbottabad ..	7
			Swat	2
			D.I. Khan ..	1
	Sind		Tharparker ..	2
			Khairpur ..	4
			Karachi	6
			Hyderabad ..	2
			Sukkur ..	34
			Nawabshah ..	3
			Larkana	2
			Shikarpur ..	2
			Badin	1
			Jacobabad ..	1
	Baluchistan ..		Quetta	3
	A.K.		Poonch	1
			Mirpur	2
	FATA/NA ..		Kurram Agency ..	1
			Hunza	1

1	2	4	
		Baltistan	1
		Khyber Agency	1
		South Wazirstan agency	1
		Mohamand Agency	1

Rents for Office Accommodation for Embassy Offices

115. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the amount of rent paid and duration of contracts entered into by the Pakistan Embassies in Saudi Arabia, UAE, Kuwait, Qatar and Oman in acquiring accommodation for the Embassy offices as well as for residences of Mission staff including the Ambassador, Charge'd Affairs, First Secretary, Second Secretary and Third Secretary and other senior staff during the period from 1st January, 1979 to 30th June, 1986; and

(b) whether efforts have been made to get the rents revised down-ward as the rate of rents have fallen drastically in these countries during the last three years; if so, where and with what savings?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Normally lease agreements for accommodation hired by Pakistan Missions in Saudi Arabia and the Gulf region are for the duration of one to two years—the only exception being Kuwait where landlords insist on signing contracts for the duration of 5 years.

The total amount of rent paid for office accommodation and for the accommodation of officials by Pakistan Missions in Saudi Arabia, UAE, Kuwait, Qatar, Bahrain and Oman during the last $7\frac{1}{2}$ years from 1st January, 1979 to 30th June, 1986 comes to Rs. 16,80,46,646.

Every effort is made to keep the rents as low as possible. To achieve this objective Heads of Pakistan Mission abroad have instructions to make most economical arrangements when hiring office and residential accommodation. They are required to see that accommodation hired is dignified, adequate for representational purposes in keeping with the status of the official and within the rent ceiling approved by the Ministry of Foreign Affairs.

(b) Rents in Saudi Arabia and some countries in the Gulf region have shown down-ward trend since 1984. Our embassies there taking full

[Sahabzada Yaqub Khan]

advantage of this welcome change made earnest efforts to get the rents reduced. As a result of this exercise in Saudi Arabia a sum of Rs. 7,39,000 was saved during the fiscal year 1984-85. During the fiscal year 1985-86 another Rs. 2,22,500 were saved.

However rents in all Gulf countries have not come down. For example in Kuwait rents of large houses and villas have shown a down-ward trend but there was no appreciable fall in the rents of small houses and flats.

Morever during the past 7½ years there has been an appreciable increase in the strength of the staff in our Missions in these countries. In Saudi Arabia this increase in the strength was necessary because of shifting of our Embassy from Jeddah to Riyadh, opening of a Consulate General at Jeddah and for providing better services to the Pakistani community residing in the area. This resulted in off-setting the advantages that should have accrued due to fall in rents. Another reason why total rental liability in terms of Pak Rupee has gone up and not come down is the delinking of Pak-Rupee from US dollar and subsequent fall in the value of Pak-Rupee *vis-a-vis* US dollar.

Terms of Agreements for Office Accommodation

116. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the terms and conditions on which accommodation is generally hired for the Pakistan Embassies and the residences for senior staff including Ambassador, Chargéd Affairs, First Secretary, Second Secretary in those countries where such accommodation is not owned by the Government of Pakistan;

(b) whether it is a fact that in Mexico and Brazil no effort has been made to enter into long period leases and that rents are negotiated in dollars despite the fact that the same could be arranged in local currency; and

(c) whether it is also a fact that the furniture for the Ambassador's residence is acquired on rental basis which is uneconomical in the long run?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) In accordance with the terms of appoinment all Government officials posted to Pakistan Missions abroad are entitled to free furnished accommodation. The size of accommodation provided depends on the status of the official and the size of his family. The Head of Mission is required to see that accommodation hired is most economical and in accordance with the status of the official. Generally, in view

of inflationary tendency the world over, Pakistan Missions abroad endeavour to hire accommodation on long terms basis. Lease agreements covering a period of one to three years are usually entered into. As a general rule, unfurnished accommodation is hired and furniture owned/purchased by the Government is provided. In certain countries there is acute shortage of residential accommodation landlords insist on advance payment of one to two years' rent. However, accommodation in most developed countries is available on payment of rent on monthly basis.

(b) The Embassy Residence in Mexico has been hired on a year's lease and that in Brasilia on three years' lease. The landlords in these countries, due to constantly falling rate of local currency *vis-a-vis* US dollars, insist on fixation of rents in US dollars.

(c) The fact is that furniture in all Embassy Residences abroad is owned by the Government. In a few cases, however, furnished/partly furnished houses have been hired.

(*117. *Deferred for answer on next rota day*')

SCHOOL OF MEDICINES AT PESHAWAR

118. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) whether it is a fact that so far nothing has been done at Peshawar in connection with establishment of the Traditional School of Medicine alongwith 50-bedded hospitals during the current Sixth Five Year Plan (1983—88);

(b) the number of dispensaries of Traditional System of Medicine established in N.W.F.P.; and

(b) the fund allocation in the sixth plan made for the Government of NWFP for promotion of Traditional Medicine?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) Yes.

(b) Nil.

(c) A sum of Rs. 21 million has been allocated for NWFP for the purpose.

(*Originally set down for answering on 23rd September,* 1986)

RAILWAY DUES AGAINST COAL DEALERS

33. ***Abdul Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether there are any outstanding Railway dues against coal dealers and mine owners under the head of transportation, demurrage loading and unloading charges of the coal from the year 1980 to 1985;

(b) if so, the amount recovered from them, so far; and

(c) the amount, if any written off by the Railways authorities indicating also the reasons therefor?

Syed Yusuf Raza Gilani: (a) Yes.

(b) During the years 1980—85 approximately Rs. 4,93,058 were recovered as freight or transportation charges, Rs. 56,364 as demurrage and Rs. 19,56,743 as wharfage charges in respect of those cases of coal traffic against which there are outstanding amounts.

(c) No amount due as freight or transportation charge was written off. Only Rs. 19,869 on account of demurrage and Rs. 18,17,273 on account of wharfage were written off during the given period on merit of individual cases on submission of reasonable explanation for delay in unloading the wagon or removing the goods from Railway premises or on presentation of reasons which were beyond the party's control like heavy rains, sickness, death, etc. The amount is also written off when the consignee does not turn up for taking delivery after a specified period whereafter the consignment is auctioned and the amounts of demurrage and wharfage are foregone after recovering the freight due.

REGISTRATION OF HOMOEOPATHS

34. ***Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the qualification prescribed by the Government for the registration of Homoeopathic doctors;

(b) whether the Government has set up and there exists any institution/college for imparting the prescribed standard of education to homoeopathic doctors; and

(c) whether the Government has kept any control over private Homoeopathic Institutions, if so, the names of the institutions which are running under the administrative control of the Government?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) Under section 24 of the UAH Act of 1965, every person who passes the qualifying examination in the homoeopathic system of medicine from a recognised institution is entitled to get registration. Also, every person who is a registered allopathic medical practitioner within the meaning of the Medical Council Ordinance of 1962 and has taken to the practice of Homoeopathy is entitled to get registration.

(b) The Government has not set up any homoeopathic college/institution. All of them are in private sector.

(c) The Government has set up National Council for Homoeopathy under the Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners Act of 1965, which regulates teaching standards of the colleges.

Crimes in Running Trains

35. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the number of criminal offences which took place on running trains in Railway yards and Railway stations Platforms during the year 1984-85; and

(b) the number of criminals arrested, challaned or punished in the said incidents during the said period?

Syed Yousuf Raza Gilani: (a) Number of crimes which took place:

Running trains	Railway yards	Railway stations platforms
611	789	1796

(b) Number of criminals:

Arrested	Challaned	Punished/convicted
3087	2802	1582

QADIANI AMBASSADOR IN GENEVA

36. ***Mr. Muhammad Tarique Chaudhary:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Mr. Mansur Ahmed is at present Ambassador for Pakistan in Geneva;

(b) whether it is also a fact that the said Ambassador is a *Qadiani;*

(c) whether it is further a fact that in the relevant column of passport issued to Mr. Mansur Ahmed he is shown as a *Muslim; and*

(d) the action Government propose to take in the matter, if answer to (b) and (c) is in the affirmative?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) It is a fact that Mr. Mansur Ahmed is at present Ambassador of Pakistan at Geneva.

(b) It is also a fact Mr. Mansur Ahmed is a *Qadiani.*

(c) It is not a fact that Mr.. Mansur Ahmed has been shown as a Muslim in his passport.

(d) Since Mr. Mansur Ahmed has been described as *Ahmedi* in his passport no action is called for on the part of the Government of Pakistan.

(*37. *Deferred for answer on next rota day.*)

(*38. *Deferred for answer on next rota day.*)

DOCTORS FOR RURAL POPULATION

39. ***Qazi Hussain Ahmad:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the number of degree holder doctors in Pakistan at present;

(b) percentage of population in the rural and urban areas separately for which the services of qualified doctors are available; and

(c) the number of dispensaries and hospitals established by the Government in rural areas and the number of qualified doctors and lady doctors in these hospitals and dispensaries?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) The number of medical graduates upto 14th September, 1986 is 31,298 excluding dental graduates and foreign nationals.

(b) Information is being collected from the provinces and will be placed on the table of the House.

(c) Information is being collected from the provinces and will be placed on the table of the House.

CEMENT AGENCIES IN TRIBAL AREAS

40. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) the total number of cement agencies sanctioned in tribal areas from 23rd March, 1985 upto date indicating also the particulars of the agency holders; and

(b) the number of agencies which have been sanctioned on the recommendation of MNAs and Senators during this period indicating their names and other details?

(*Reply not received.*)

CEMENT AGENCIES IN THE DISTRICT OF RAWALPINDI

41. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Production be pleased to state the total number of cement agencies allotted in the district of Rawalpindi and tehsil of Murree with effect from 23rd March, upto date with details thereof separately?

(*Reply not received.*)

HEALTH CENTRE, G 6/1-4 ISLAMABAD

42. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the roof of Sub-Health Centre, G-6/1-4 collapsed more than a year ago and it has not been repaired so far.

(b) whether it is also a fact that no doctor has been deputed in this Sub-Health Centre to examine sick children; and

(c) if so, the steps if any being taken by the Government in this regard?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) No. The sub-Health Centre, G-6/1-4, Islamabad was working in two sections. One section was working as a maternity out-patient clinic alongwith 10-maternity beds. The other section was working as a children out-patient department plus Immunization Centre. In December, 1983 accidental fire broke out and the section in which the children out-patient was working was completely damaged and was declared beyond economical repair by the P.P.W.D.

(b) As stated above, there is no place to house the children out-patient department. However this facility is available in Central Govt. Polyclinic.

(c) A scheme for construction of maternity/children block with a ward in Sub-Health Centre, G-6/1-4, Islamabad at a cost of Rs. 52,88,200 has been approved, and a sum of Rs. 42,90,000 have been allocated in the development budget for the year 1986-87.

INCENTIVES FOR DOCTORS IN UNATTRACTIVE AREAS

43. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) what is the present scale of pay and other allowances paid to doctors having less than three years experience employed in the Federal Government as compared with doctors having similar experience employed by the Provincial Government of Sind in some of its district and Taluka hospitals; and

(b) whether the Federal Government has issued any directives to the Provincial Governments for offering greater incentives such as hardship allowances to their doctors posted in un-attractive areas?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) (i) Scale of pay and allowances of doctors (having less than 3 years experience) employed by Federal Government is as under:

Pay Scale: BPS-17 (Rs. 1600-120-3040).

(b) *Allowances.*—House Rent Allowance: @ 45 per cent of the minimum of pay scale, at Islamabad, Rawalpindi, Lahore, Quetta, Karachi, Peshawar, Faisalabad, Hyderabad including Kotri and Multan (At other places @ 20 per cent).

Conveyance Allowance.—(At the stations mentioned above).

Those who maintain a car	..	..	..	Rs.	285
Others ..	..	..	..	Rs.	150

Indexation Pay.—@ 13.5 per cent of pay and @ 3 per cent of house rent & conveyance allowance.

The doctors employed by the Government of Sind are governed by the terms and conditions prescribed by the provincial Government over which Federal Government has no jurisdiction. However, the doctors employed by the Government of Sind in its districts and Taluka hospitals are allowed the same pay scales and allowances as are admissible to the doctors employed by the Federal Government at the rates mentioned above.

(ii) No.

(*44. *Deferred for answer on next rota day.*)

MEETINGS OF ADVERTISING COMMITTEE

45. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the frequency with which the meetings of the Ministry's Advertising Committee constituted under the Drugs Act 1976 have been held during the past two years?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: Six meetings of the 'Committee on Advertising' have been held during the past two years, since July, 1984.

BUDGET ALLOCATION FOR HOSPITALS/COMPLEXES

46. ***Mr. Ahmed Mian Soomro:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the budget allocations made during 1985-86 and 1986-87 for the following hospitals/complex;

(i) Jinnah Post-graduate Medical Centre, Karachi;

(ii) Islamabad Hospital Complex, Islamabad;

(iii) Sheikh Zayyad Complex, Lahore; and

(b) the basis on which these budget allocations are made?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) The budget allocation made during 1985-86 and 1986-87 to the following hospitals is given below:—

(All figures in millions)

Budget Estimates 1985-86		Budget Estimates 1986-87	
Current	Development	Current	Development
(i) 53.571 ..	.. 10.850	66.990	21.913
(ii) 58.000 ..	.. 123.463	74.768	31.000
(iii) — ..	.. —	50.000	—

(b) Budget allocations to hospitals and medical institutions are made on the basis of the attendance of patients, the requirement of medicines and equipment and the number of beds which are managed by a hospital. In case of a teaching institution like JPMC and Sheikh Zayyad, the budget is provided keeping in view the number of students and the teaching staff etc.

Development budget is provided on the basis of the development schemes as approved by the Central Development Working Party/Executive Committee of National Economic Council.

STATUS AND PERFORMANCE OF HOSPITALS/COMPLEXES

47. *Mr. Ahmed Mian Soomro: Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the number of beds for which provision is made in the following hospitals;

(i) Jinnah Post-graduate Medical Centre, Karachi;
(ii) Islamabad Complex;
(iii) Sheikh Zayyad Hospital, Lahore;

(b) since when each of these hospitals has started functioning;

(c) is it a fact that Islamabad Complex and Sheikh Zayyad Hospitals area autonomous bodies, while Jinnah Post-graduate Medical Centre has not been given the status of an autonomous body; if so, the reasons thereof; and

(d) is the Government satisfied with the working of Jinnah Post-graduate Medical Complex Karachi?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) The number of beds for which provision is made in the following hospitals is given against each:—

(i) Jinnah Post-graduate Medical Centre, Karachi	961 beds
(ii) Islamabad Hospital Complex:	773 beds
(a) Main hospital	573 beds
(b) Children Hospital	200 beds
(iii) Sheikh Zayyad Hospital, Lahore	360 beds

(b) (i) Jinnah Postgraduate Medical Centre Karachi started functioning as a Central Government Dispensary with 50 beds in 1947; Jinnah Central Hospital since 1949 with 100 beds; and Jinnah Post-graduate Medical Centre since 1963.

(ii) The out-patient department of Islamabad Hospital Complex has started functioning with effect from 18th December, 1985. In-patient departments are expected to start soon.

(iii) Sheikh Zayyad Hospital has started functioning with effect from 8th September, 1986.

(c) No. Sheikh Zayyad Hospital only has been declared an autonomous body under the Federal Government so far. The proposal for giving Jinnah post-graduate Medical Centre, Karachi an autonomous status is under active consideration of the Government.

(d) The proposals for further improvement in the functioning of the Jinnah Post-graduate Medical Centre, Karachi alongwith development projects are already in hand.

MOENJODARO EXPRESS TRAIN

48. ***Mr. Abdur Rehman Jamali:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether the Government has any plan under consideration to run the Moenjodaro Express *Via* Usta Mohammad, Shahdad Kot because four main stations are situated along the proposed route; and

(b) whether it is a fact that no water cooling facility nor any shelter has been provided on Usta Mohammad Railway Station; if so, the reasons thereof?

Syed Yousuf Raza Gilani: (a) No.

(b) Yes. The facilities of a water cooler and platform shelter do not exist at Usta Mohammad because the quantum of present passenger traffic at this station does not justify the provision of these facilities. However, drinking water is available at the station and a small waiting hall also exists near the booking office where passengers can wait till the arrival of the train.

METROPOLITAN STEEL CORPORATION

49. ***Mr. Ahmed Mian Soomro:** Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) the procedure of Metropolitan Steel Corporation for appointing dealers/agents for sale of hoops used in binding packages, in the four provinces of Pakistan;

(b) the names of the dealers/agents appointed provice-wise indicating their qualifications etc; and

(c) the authority who made these appointments and whether they were made according to the prescribed procedure?

Mr. Muhammad Khaqan Abbasi: (a) The dealership of bailing hoops by Metropolitan Steel Corporation is granted in cotton growing areas. The company ensures that the agent should have good financial position, warehouse, transport and staff to market bailing hoops. The agents are also required to deposit Rs. 1 lac as security.

(b) All over the Pakistan, there are following 9 dealers:

Punjab

(1) M/s. Mohammad Rasheed & Co.	Multan
(2) M/s. Gardezi Brothers	Bahawalpur
(3) M/s. Ehsan & Co.	D.G. Khan
(4) M/s. Shah Enterprise	Vahari
(5) M/s. Mian Brothers	Okara/Faisalabad
(6) M/s. Malik Veryam Bosan	Rahim Yar Khan

Sind

(1) M/s. Meezan Intl.	Hyderabad
(2) M/s. Roshan & Co.	Nawabshah
(3) M/s. Sachanand & Sons	Sukkur

Agent should meet the criteria listed in 'a' above.

(c) The dealers are appointed by Metropolitan Steel/State Engineering Corporation/Ministry of Production according to the prescribed procedure.

DISCUSSION ON LAW AND ORDER SITUATION IN THE COUNTRY

جناب قائمقام چیرمین : اب میں لاراینڈ آرڈر رپرڈسکشن کے لئے جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔ ـــــ تشریف نہیں رکھتے ۔ جناب حسن اے شیخ صاحب ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Mr. Chairman, we have been discussing the law and order situation in the country. The question that has to be answered is, who is responsible for this law and order situation? Have we anything before us to suggest that a particular party or a particular group of people is responsible for this law and order situation? Dacoity has always taken place in Sind, sometime in Punjab. The law and order situation in the sense of robberies, murders and decoities is not an unusual phenomenon but you would know Sir, that on the 14th of August, the Chairperson of the Peoples Party was arrested in Karachi. On that day she made a statement in an exclusive interview to Minhaj Barna. She said,"several office bearers have gone underground and they will do their duty". I want to ask the Minister of Interior to consider this aspect of the matter that she says some office bearers of the Peoples Party have gone underground and they will do their duty. What duty have they performed? According to the evidence that has come, they have demolished Police Stations, they have demolished Railway Stations, they have removed Railway tracks, they have demolished post offices and they have done every thing to damage the property of the Government. Therefore, the question that I pose to the Minister of Interior is, has he considered who is responsible for this? Has he considered these statements made by the Chairperson immediately before her arrest by giving interview to Minhaj and others. Therefore, he must connect whatever she has said with whatever happened because obviously this has happened under what she says, "the several office bearers have gone underground but they will do their duty." They are performing their duty according to the dictates of their Chairperson. Therefore, it is not far to seek as to who is responsible for the present law and order situation.

The brick batting of the crowd which fought pitched battles with Police in the areas of Baghdadi, Kalakot, Chakiwala and Golimar, four Constables were hit by bullet shots fired from congested lanes in densely populated

[Mr. Hasan A. Shaikh]

localities. This is what has appeared in the 'Muslim' of 17-8-1986. I am deliberately quoting 'Muslim' because it is not a paper which could be considered by any stretch of imagination having leanings towards Government. Now, this took place in Karachi on the 17th August and on the 20th August a wave of violence in Sind claimed 16 lives including three Policemen. In last few days anti-government protests were made. This has happened in Liyari, in Mahmoodabad at Karachi. On 25th of August 1986, five dacoits came near Morro, the armed gang of dacoits attacked and looted vehicular traffic on national Highway right in the heart of Morro. I am giving these quotations from the 'Muslim' Sir. This is the third incident in the past couple of days. The previous two incidents took place in Dadu and Ghugio village near Morro. We know, Sir, we have certain idea as to what areas are being controlled by which people. I do not think it will be difficult to find out who could have been responsible for these incidents. These incidents which are perpetrated under the guidance, under the directions and under the control of the Chairperson of the Peoples Party must, therefore, be taken into account for dealing with the situation.

Mr. Sibghatullah Rashidi, a Minister of Sind Government, has stated in a public statement which appeared in the papers that these activities were the result of 'Al Zulfiqar' organization. Has Government looked into these things? Has the Government tried to find out the position? This is not a statement by an irresponsible person. This is the statement of a responsible Minister of a provincial Government—and a provincial Government within whose jurisdiction these incidents were taking place.

Then, Sir, on 25th of August, 1986 'the Muslim' also wrote:

> "Army escorts goods carriers. First convoy started tonight. Karachi normally sends 1000 to 1500 truck loads up country every day. The supply, however, is reduced to 150 to 180 trucks since the trouble arose in the province after the arrest of Miss Benazir Bhutto."

This is on the back page of the issue of 26th August of 'Muslim'. So you see all this is being done under a plan and if it is done under a plan the Government must be aware of it. I do feel that the Government has not got a proper intelligence system. These incidents should have been looked into even before they took place, even before they were organized, even before they were put into action and then only it could have been possible to stop it. It has not been done and to that extent it is the failure of the authorities who were incharge of the situation.

Then, Sir, on 23rd of August 1986 a press note of Sanghar stated:

> "Law enforcing authorities fired upon by the crowd. Police recovered arms, six rifles were those which were snatched from the Police party on 18-8-1986."

Therefore, there is ample evidence. Then, Sir, a big jail of Sukkur was broken open and hard criminals were allowed to go out. I think, it is for the Government to look into this aspect in a more careful manner to find out who is responsible and then to take action to see that these activities are curbed.

Now, in 'The Pakistan Times' of October 1, 1986, there has appeared an Indian point of view of what would be Benazir Bhutto's Pakistan, as mentioned by one Indian writer. It has been picked up by 'The Pakistan Times' from Weekly Radiance, New Delhi. There are some very serious allegations made in this article. It says and I quote;

> "What Mr. Wali Khan and Miss Benazir have said is not without motives. It becomes clear when we see their respective stand on Afghanistan problem as well as their attitude towards Afghan refugees on Pakistan soil. It appears when they speak that a tape recorded in Moscow is being played in Pakistan. The inspired reportage of democratic upsurge accentuated by PPP and MRD through BBC and Western media, notwithstanding it is a fact that euphoria witnessed at the time of PPP's Chairperson's arrival has now died down. Her ill conceived policy of confrontation arousing youth to rebel against the Government established by law as well as the destruction of private and public property has dimmed the prospects of PPP. Now, the position is that when PPP and MRD announce holding of any procession or public meeting, Intelligence person and Policemen do not have to wait long at the venue before returning ultimately to their respective homes where nobody turns up."

Now this has been the people's response to what has happened. I would ask my learned Interior Minister to look into this article. Names have been given therin. It says that, "according to reliable sources some alleged saboteurs are......" and he has given the names. Some 10,15 names he has given. These anarchists, it is alleged, belong to Sind and NWFP areas. They are taken to Russia on the strength of a fake passport. They operate on and play an instrumental role in despatch to Russia of Pakistani youths for training of subversion. They are stated to be two persons—Munshi Sehar Gul and Afzal Khan.

So, Sir, this information states clearly who exactly unleashed terror in parts of Pakistan between 13th August and 31st August, 1986. I do

[Mr. Hasan A. Shaikh]

not know why all this should not be taken advantage of for the purpose of making proper investigations and coming to definite conclusions. It goes further and says my Lord:

> "It should be made clear as to why and who in fact master minded the assassination of prominent political and social figures......"

I am not reading that because that concerns the time of Bhutto. But my submission is that there is enough material for the Government to go into these facts, to determine who is responsible for the present state of affairs, who can be contacted for the purpose of finding out how the situation is to be controlled and I have no doubt that the Minister of Interior is in a position to do some thing which would be beneficial in the interest of Pakistan. That is all, Sir.

Mr. Acting Chairman: Sardar Khizar Hayat Khan.

سردار خضر حیات خان : جناب اگر اجازت ہو تو میں بیٹھ کر ہی تقریر کر لوں ۔

جناب قائمقام چیئرمین : جی ہاں فرمایئے ۔

سردار خضر حیات خان : جناب چیئرمین ! میں سمجھتا تھا کہ جب وزیر داخلہ نے یہ موشن پیش کی تھی اس پر میرے واجب الاحترام وزیر داخلہ کچھ اظہار خیال فرمائیں گے تاکہ ان خیالات کی روشنی میں ہم اپنی آراء اور تجاویز پیش کر سکیں مگر جب انہوں نے موشن پیش کی تھی تو اس پر اپنے ارشادات کا اظہار نہیں فرمایا اس لئے میں اب موجودہ حالات پر صرف دو تین امور پر اپنی رائے ظاہر کروں گا ۔

سب سے پہلے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ امن وامان کی صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے ملک کے موجودہ حالات کو سامنے رکھنا چاہیئے ۔ اس کے علاوہ ہمیں اس کے قیام سے لے کر آج تک کے حالات کو سامنے رکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ کچھ لوگوں نے ابھی تک پاکستان کے قیام اور اس کے وجود کو تسلیم نہیں کیا ہے اور اس طریقے پر عمل کرتے رہتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی ایسی صورتحال پیدا کرتے رہیں کہ جس سے ملک کے حالات خراب سے خراب تر ہوتے رہیں ۔ اس ملک کی بدقسمتی ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی آج بھی برسر اقتدار آنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور آج بھی وہی نعرے لگا رہے ہیں کہ پاکستان کو توڑنا چاہیئے ۔ اس لئے

میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کو ذہن میں رکھے جو آج بھی یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کو توڑنا چاہیئے۔ جب تک ہم ایسے لوگوں کا مواخذہ نہیں کریں گے اس وقت تک ملک میں امن و امان کی صورتِ حال ایسے ہی رہے گی۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جب سے یہ پاکستان قائم ہوا ہے ہم ان لوگوں کو کھلا موقع دیتے رہے ہیں اور اب بھی دے رہے ہیں جو پاکستان کے قیام کے مخالف تھے اور اب بھی وہ پاکستان کی بقا کی مخالفت کر رہے ہیں اور ہم ان کی زبانوں کو نہیں کھینچ رہے ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کو توڑ دینا چاہیئے اور پاکستان کو ختم ہونا چاہیئے اس لئے حکومت سے میرا یہ مطالبہ ہوگا کہ ان لوگوں سے لازمی طور پر حساب کتاب لینا چاہیئے جو پاکستان کی بستقاء کی اب بھی مخالفت کر رہے ہیں۔

جناب والا! دوسری چیز یہ ہے کہ ہم نے ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک پاکستانی عوام میں حب الوطنی اور اتحاد پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جب تک ملک کے لوگوں میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا نہیں کر سکیں گے اس وقت تک یہ صورتحال جاری رہے گی۔ ابھی تک تو ہم پنجابی، سندھی، سرحدی کے نعرے پر ہی چل رہے ہیں اور لوگوں میں جذبہ حب الوطنی اور اتحاد پیدا نہیں کر سکے اس لئے امن و امان کی صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ اس کے علاوہ ان آٹھ سالوں میں جو ایک اور چیز پیدا ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے ملاازم کو اتنا بڑھایا ہے کہ آج فرقہ واریت کی جو سب سے بڑی لعنت ہے جس نے ملک کو اور بھی تباہ کر دیا ہے اس کے لئے بھی میں جناب وزیر داخلہ سے عرض کروں گا کہ ہمیں ان اسباب کے بارے میں غور و فکر کرنا چاہیئے جس سے فرقہ واریت بڑھ رہی ہے۔ اس کا سدِباب اگر موقع پر نہ کیا گیا تو خدانخواستہ اس سے ملک کو نقصان پہنچے گا کیونکہ پہلے ہی بہت سی لعنتیں ہیں جیسے کہ صوبائیت، برادری وغیرہ جن کی وجہ سے ملک میں اتحاد پیدا نہیں ہو رہا ہے۔ اس لئے اگر یہ فرقہ واریت کی لعنت بھی اس ملک میں پیدا ہو گئی تو خدانخواستہ خاکم بدہن یہ ملک دشمنوں کے ارادوں سے پہلے ہی کہیں ختم نہ ہو جائے۔ اس لئے ہمیں فرقہ واریت کے اسباب کو پوری طرح ختم کرنے پر پوری توجہ دینی پڑے گی۔

جناب والا! میں یہاں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں بہت سارے لوگ ایسے

[Sardar Khizar Hayat Khan]

ہیں جو اپنے اقتدار کے لئے ملک کو بھی داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ صرف ایک پارٹی ایسی نہیں ہے بلکہ بہت ساری پارٹیاں ایسی ہیں جو ملک کو اقتدار کے لئے داؤ پر لگا دیتی ہیں اور امن و امان کی صورت حال بگاڑنے کی ذمہ دار ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ کوشش کرنی پڑے گی کہ ہم ان لوگوں کا محاسبہ کرتے رہیں اور وہ لوگ جو ڈاکوؤں اور ملک کے تباہ کرنے والے لوگوں کی پشت پناہی کرتے ہیں، ان کو بھی صحیح طریقے سے ڈیل کرنا پڑے گا۔ اگر ان کو ڈیل نہ کیا گیا تو یہ ڈاکو کبھی بھی ختم نہیں ہوں گے۔ اس لئے میری وزیر داخلہ سے یہ عرض ہوگی کہ فرقہ واریت کو ختم کرنے کے لئے ان اسباب کو روکا جائے جن سے اس کو ہوا ملتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا محاسبہ ضرور کیا جائے جو ڈاکوؤں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

جناب والا! ہم نے اس بحث کے دوران سندھ کے بھیانک حالات سنے ہیں اور روزاخبارات میں پڑھتے بھی ہیں یہ اور بات ہے کہ یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ صورتحال تسلی بخش ہے اور کنٹرول میں ہے لیکن روز بروز کئی لوگوں کو پکڑا جا رہا ہے جیسے کہ کل ایک سابق چیف سیکرٹری کو پکڑا گیا اور اس کی رہائی کے لئے دس لاکھ روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ حالات ہیں۔ لیکن جناب والا! سندھ کے چند اضلاع تو ایسے ہیں جہاں حکومت بالکل نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر اعظم نے سندھ کا دورہ کر کے وہاں کے حالات کو سدھارنے کی جو کوشش کی ہے اس کے لئے وہ مبارک باد کے قابل ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو حکمت عملی انہوں نے اختیار کی ہے کہ اس مہم میں سینیٹرز اور ایم این ایز کے علاوہ عوام کو شامل کیا جائے اور عوام کو اعتماد میں لیا جائے یہ یہ بہت اچھی بات ہے اس طرح ہی اس بھیانک صورت حال کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ ایسی لعنتوں کو ختم کرنے کے لئے عوام کو اعتماد میں لینا ہوگا اور اگر آپ عوام کو اعتماد میں لیں گے تو ایسی کوئی صورت نہیں کہ ہم ان لوگوں کو بے نقاب نہ کر سکیں جو اس ملک کی تباہی کے لئے ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں۔ یہی لوگ کبھی لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا کرتے ہیں اور کبھی فرقہ واریت کی لعنت کو ہوا دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں عوام کو متحد کرنے کے لئے ان میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنا پڑے گا اور عوام کو اعتماد میں لینا پڑے گا اور اس مقصد کے لئے کام کرنا پڑے گا۔ اگر ہم نے عوام کو اعتماد میں

لے لیا تو پاکستان کے عوام سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ایسے لوگوں کا مقابلہ کریں گے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خاص طور پر ان لوگوں کا خیال رکھا جائے جنہوں نے پاکستان کے قیام کی مخالفت کی تھی اور اب بھی پاکستان کو دل سے نہیں مانتے۔ یہ لوگ جو اقتدار کے بھوکے ہیں اور اس مقصد کے لئے پاکستان کو بھی تباہ کرنا چاہتے ہیں، ان کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ اسی صورت میں امن وامان کی صورت حال ٹھیک ہوگی ورنہ جو اس وقت امن وامان کی صورتحال ہے اس سے خطرہ ہے کہ کہیں بڑے خطرات کی تیاری تو نہیں ہو رہی۔

یہ بھی جناب والا! ٹھیک ہے کہ بیرونی طاقتیں بھی امن وامان کی صورتحال خراب کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہیں جو پاکستان کی دشمن ہیں۔ اس لئے ہمیں ان ممالک پر پوری توجہ دینی چاہیئے۔ ہماری وزارت خارجہ کو بھی سوچنا ہوگا کہ ایسے ممالک جو اس ملک کے حالات کو اس لئے خراب کرنا چاہتے ہیں کہ وہ یہ دیکھنا نہیں چاہتے کہ یہ ملک ترقی کرے اور ترقی کی منازل طے کرے۔ ایسے ممالک جان بوجھ کر ملک کی تباہی کے سلئے سارے کاروبار کرتے ہیں اس مقصد کے لئے وہ ان لوگوں کو استعمال کرتے ہیں جنہوں نے آج تک پاکستان کو دل سے قبول نہیں کیا۔

ان گزارشات کے ساتھ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان پہلوؤں پر سوچے اور ان اسباب کو ختم کرنے کے لئے کوشش کرے۔ یہ ٹھیک ہے کہ سندھ میں ۱۹۸۳ء سے یہ کام چل رہا ہے اور یہ اچانک مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ مجھے امید ہے کہ اب انشاء اللہ یہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے جیسے کہ وزیر اعظم نے سندھ کا دورہ کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ ایسی بھی صورت حال نہیں ہے جس کا کہ ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہاں پر اچھی صورتحال نہیں ہے لیکن اتنا بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ میرے دوستوں نے یہاں سندھ کی بھیانک پکچر پیش کی ہے، یہ صورت ابھی وہاں نہیں ہے۔ جناب وزیر اعظم نے جیسے ارشاد کیا ہے اور وہ ایک نئی حکمت عملی اختیار کر کے آئے ہیں کہ سینیٹرز، ایم این ایز اور ایم پی ایز اور وزراء اپنے اپنے علاقوں میں ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے پوری پوری کوشش کریں گے۔ اگر ایسا کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے

[Sardar Khizar Hayat Khan]

کہ ہم ان پر قابو نہ پاسکیں۔ مجھے امید ہے کہ وزیر اعظم کی سربراہی میں سندھ کے اور پورے ملک کے حالات بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ لیکن اس مقصد کے لئے ان سب چیزوں کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ اور ان لوگوں کو بھی سامنے رکھنا پڑے گا جو اس ملک کے دشمن ہیں اور آج تک مخالفت کر رہے ہیں اور ان لوگوں کا بھی خیال رکھنا پڑے گا جو اقتدار کے لئے ملک اور امن و امان کی صورتحال کو تباہ کرنا چاہتے ہیں آپ کو ایسے لوگوں کا محاسبہ کرنے کے لئے اپنی ایجنسیز کو بھی ہدایت کرنی پڑے گی کہ ایسے لوگوں کا خاص طور پر خیال رکھے اور ایسے لوگوں کا بھی خیال رکھے جن کے ذریعے یہ کام کر رہے ہیں۔ ان سب اسباب کا آپ کو تدارک کرنا پڑے گا اسی طرح ہی ملک میں امن و امان کی صورتحال بہتر ہو سکتی ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائمقام چیئرمین : نماز کے وقت میں ابھی پانچ منٹ ہیں۔ اس لئے بریگیڈیئر صاحب آپ یہ پانچ منٹ بھی تقریر کر لیں اور اس کے بعد بھی آپ اپنی تقریر جاری رکھیں گے۔ چشتی صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب ذوالفقار علی چشتی : میرے خیال میں اب نماز کے بعد کارروائی شروع کی جائے۔

جناب قائمقام چیئرمین : میرے خیال میں یہ چار، پانچ منٹ تقریر کر لیں تو بہتر ہے۔

جناب ذوالفقار علی چشتی : ٹھیک ہے جناب۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم خان : میں نماز کے بعد ہی تقریر کرنے کو ترجیح دوں گا۔

جناب قائمقام چیئرمین : ٹھیک ہے تو آدھ گھنٹہ کے لئے نماز مغرب کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

[*The House adjourned for Maghrib Prayer*]

[*The House re-assembled after the interval with Mr. Acting Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair*].

Mr. Acting Chairman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan.

Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan: Thank you Mr. Chairman. I am grateful to you for having given me this opportunity to speak on this all important issue of law and order. I am also grateful to the Minister for Interior for setting this noble tradition of bringing such matters before the House for discussion at his own. Sir, the honourable members who spoke before me have highlighted various aspects of the law and order situation prevailing in our country. Some of them raised alarm, some of them were appreciative of the Government's efforts. I will do neither of the two. I will speak against despondency and I will speak in favour of patience because the despondency is fatal for the growth of domocracy and patience helps in its smooth growth.

Sir, some honourable members called the prevailing situation in the country as anarchic. It might be true because the history tells us that settling down of democracy all over the world in the countries where it exists today has always been preceded by a sort of functional anarchy. So, it is anarchic because it takes time to fully comprehend the change that it brings from a colonial rule or a dictatorial rule to a democratic polity. It takes time for every one to adjust and adapt to the new changes set in motion by this new system that we were trying to work out. It takes us all time to learn how to use our new found freedom constructively in a constructive manner. During this period of transition far too many forces are unleashed, far too many expectations are raised. For a time, it seems that the entire old order is rotten and obsolete and requires immediate change. It raises so many expectations that bring the Government under severe strain and the administration tends to weaken. For a time it appears that the Government is doing nothing and there is no administration but that is not true. The Government is doing its best, I should say the best that it is capable of doing and not the best that we all expect from it. In any case it is not doing things with the speed with which we expected it to do. But, Sir, slow speed is inherent in a democratic polity. Even fully established democracies are slow in their speed. During the period of transition, it appears painfully slow and we are going through that period of transition. Sir, democracy is a slow growing plant. It requires patience and careful tending. Once it grows it is long lasting unlike the other types that grow fast and wither away as fast.

Sir, there is another problem. In the past we have taken strong doses of anti-biotics from time to time. The germs have developed immunity and the body resistance has been lowered. Democracy is like a homoeopathic medicine. We have changed to homoeopathic method of treatment.

[Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan]

This treatment aims at building the body resistance, therefore, it takes long time to cure a disease. In the meantime the Homoeopath advises patience. It requires vision and patience to put up with the functional anarchy which precedes the settling down of the democracy. Those who lose the patience, lose this wonderful system in the bargain. So let us show patience. Sir, let us show patience that is my request and not to raise the alarm. Alarm creates despondency and as I have already said despondency is fatal for democracy. It creates objective conditions for other forms of Government to set. in. It is true that the situation in Sind is causing anxiety to all of us but we have not come out with any ready solution. The Prime Minister, notwithstanding his illness, went on an extensive tour of the rural Sind. He has taken some measures and others must be in the pipeline. I would not expect him to announce those and thus forewarn the dacoits but I am sure he is seized with the problem. The very fact that he took that extensive tour inspite of his illness shows how involved he is in it and how worried he is about it. However, in such a situation, the administration requires political support. Sir, no administration can succeed in such a situation without the requisite political support, and I am sure that political support is forthcoming.

Sir, there was a suggestion to carve out more provinces out of the existing four provinces. There must be merit in that suggestion but there are many ramifications, Sir. So long as those are taken care of, they can create as many provinces as they like. Our economy is based on agriculture. Agriculture needs irrigation and during the past 16 years we have not been able to resolve the problem of distribution of our irrigation water between the four provinces. I wonder if we will be able to resolve it between 12 or more provinces, if created. Suffice it to say our canal system is not so designed.

Sir, I have a couple of suggestions to make. The administration in the country has been rapidly deteriorating. It is not today, it is not yesterday, it is over the years that it has been happening. I will seek indulgence of my colleagues for treading the forbidden mine field. For the past forty years we have been criticising our bureaucracy day in and day out. The bureaucrats cannot defend themselves for obvious reasons. Whereas occasional criticism is good for health, persistent criticism has given them a thick skin and the worse it has made them lose pride in their jobs. Thus, today we have a demoralised bureaucracy and that is obviously dangerous for the country. The criticism has not helped to improve the situation. Therefore, I feel a re-appraisal of the policies is required. I suggest that a sound system for their accountability be evolved. Those found guilty of misconduct and corruption be sternly dealt with. More deterrent punishments be prescribed. But they must be once again made the servants of

the State as opposed to the servants of the Government. As servants of the Government they are in fact, servants of the party in power. It has created embarrassments in the past, it will continue to create embarrassments in the future. As servants of the Government they have to change their loyalties from one Government to another which is unfair and unhealthy. Therefore, they must be provided with some security of service. No person even not a labourer can work without that sense of security. The sense of security will enable them to perform their functions under the law and rules as normal human beings with a certain amount of moral courage. Punish the corrupt but reward those who have shown exemplary integrity, devotion and honesty. We have no such system in our country. If you want to restore the morale of this demoralized bureaucracy please give them the pride in their performance. They could be rewarded by an advance increment. They could be rewarded by an accelerated promotion and this could be done under a properly evolved system. It could be an annual feature. That would give them pride in their jobs and in their service. After all one does not live by bread alone.

Sir, there have been various suggestions about the much maligned Police force. Some have suggested creation of the Police Commissioner. Sir, our problem is not the Police Commissioner, our problem is the SHO. Some have suggested an elected SHO but they immediately qualify that it may appear to be wishful thinking. I have a humble suggestion to make, I feel the SHO is the most powerful appointment in the Police. I would like to say it appears to be the most powerful in the whole administration. He has immense powers of harrassment and all this does not commensurate with the status, with the pay, with the education and the training he has. We have suffered enough from this promotee SHO. I suggest that we should have directly recruited Grade-17 Officers as SHOs who should have a law degree. They should be given proper training. It will take time to evolve the scheme, it will take time to recruit them and it will take time to train them but I would submit that it is worth trying and we may start it in some Police Stations as a pilot project where we must have officers with status, education and training commensurate with the immense powers that the SHO wields.

Sir, another suggestion I have that the increase in the strength of our law enforcing agencies has not been commensurate with the increase in the population and increase in the legislation. We have added far too many laws to our statute/books and these very people have to enforce those. I hope we do create a 'Reserve' at the Federal level. If the provinces are so sensitive to it or touchy about it, please help them to create their own 'Reserves'. The present strength of law enforcing agencies is very very inadequate.

[Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan]

Our next door neighbours have Reserves of Border Security Force then they have Central Police Reserve and then in addition each state has its own Reserve but we do not seem to have anything like that.

Sir, lastly I would suggest review of our information policy, our media policy. Our present information policy is also responsible for creating alarm and despondency. If an unfortunate incident of a political nature or of a sectarian nature occurs in any part of our country, our people should hear it first from our own Radio and T.V. before they hear it from BBC, All India Radio or Voice of America. They come to know about it in any way but in a distorted and twisted manner by the foreign media. I envy the countries who broadcast the news about their serious killings, sectarian troubles and political riots, subversion, insurgency in their country in a routine manner. This saves their people from being subjected to distorted versions given out by foreign media. Needless to say that it enhances the credibility of that Government. In our case withholding of the news by official media created doubts and hearing it from other sources creates alarm and spread of rumours. I, therefore, request that our media policy needs a review. Let our people hear all about in our own country from our own TV and Radio. Try it for a few days, try it for a month or so then if you find it dangerous, please stop it but for God's sake give it a trial, I have seen people have become addicted to BBC and then they compare the BBC news with our own Radio and T.V. How do you expect our people to trust when factually the BBC or All India Radio are absolutely accurate. Well they can then distort it in any way they like, they can attach to it any meaning they like, but factually they are always correct.

Sir, in the end, I seek your indulgence and indulgence of my colleagues here, for the first time having spoken for the bureaucracy, because they are never heard, they do not have any facility to defend themselves and they are more maligned than they deserve and we have created a very very demoralized bureaucracy and that is why our administration is weakening every day. So, please help them. Thank you very much.

جناب قائمقام چیرمین : شکریہ - جناب محمد علی خان ہوتی صاحب۔

جناب محمد علی خان : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب چیرمین ! میں محترم وزیر داخلہ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ملک میں امن و امان کی صورتحال کو اس معزز ایوان میں زیر بحث لا کر ہم سب کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع عطا فرمایا۔ جناب والا ! یہ دوسری بار ہے جب انہوں نے ہمیں ایسا موقع عطا فرمایا۔ اس سے قبل بھی انہوں نے ملک میں داخلی صورتحال پر ایک ڈیبیٹ کرائی تھی

جس میں اس معزز ایوان کے اراکین نے اپنے خیالات کے اظہار سے بہت سے مفید مشورے بھی حکومت کو دیئے تھے جہاں تک ان پر عمل درآمد کا تعلق ہے وہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان پر کہاں تک عمل درآمد کیا گیا کیونکہ ہمارا کام تو صرف مشورہ دینا ہی ہے باقی اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا حکومتِ وقت کا کام ہے۔

جناب والا! امن وامان کا مسئلہ نہایت ہی اہم اور اس کے ساتھ نہایت ہی نازک مسئلہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس میں افراط وتفریط نہ کریں بلکہ جو بھی صحیح صورت حال ہو وہ اس ایوان میں پیش کریں اگر اس میں ہم کوئی کوتاہی کریں گے کوئی کمی کریں گے، کوئی چیز چھپانے کی کوشش کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری بدنیتی یا بددیانتی پر محمول ہوگی۔ اگر ہم واقعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کریں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے تو اس سے ملک وقوم کو بہت زیادہ نقصان اٹھانے کا احتمال ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ بہت احتیاط سے کام لیتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اس موقع پہ مجھے اقبال ساجدؔ کی غزل کا ایک شعر یاد آیا ہے کہ:

ے
کچھ کہنا بھی ایک گناہ، چپ رہنا بھی ایک گناہ
اپنے آپ سمندر ہو کر خود بہنا بھی ایک گناہ

جناب والا! کسی بھی ملک کی ساکھ اس کی اندرونی صورت حال کی کسوٹی پر پرکھی جاتی ہے۔ اگر وہاں پر امن وامان ہو تو یقیناً وہاں کے عوام خوشحال اور فارغ البال ہوں گے۔ یعنی جب سیاستدان تعمیری تنقید کی طرف، مزدور مزدوری کی طرف، تاجر تجارت کی طرف، طلبا تعلیم کی طرف، اساتذہ تربیت کی طرف اور ملازم پیشہ افراد اپنے فرائض منصبی کی طرف یکسوئی کے ساتھ متوجہ ہوں تو یقیناً وہاں خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ لیکن اگر فرض محال وہاں امن وامان سرے سے ہی مفقود ہو، تو پھر اس ملک کا خدا حافظ ہے۔ جہاں تک وطن عزیز کا تعلق ہے یہ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ کوئی فرد واحد بھی بلا خوف وتردید یہ دعویٰ ہرگز نہیں کر سکتا کہ یہاں پر سب اچھا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ حالات اتنے خراب نہیں

[Mr. Mohammad Ali Khan]

ہیں جتنا کہ حکومت کے سیاسی مخالفین اور بعض اخبارات ہمیں باور کرانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

جناب والا! اس سے قبل بھی ملک میں امن و امان کی صورت حال کوئی قابل تحسین نہیں تھی۔ یعنی اس حکومت کو یہ سب چیزیں جو پرانے نام نہاد عوامی حکومت کے دور فتن کے باقیات الصالحات ہیں، ورثہ میں ملی ہیں۔ مارشل لا کے دور میں یہ چیزیں وقتی طور پر بقدر قلیل دب گئی تھیں لیکن اب پھر انہوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا ہے جس کا تذکرہ آج کل بڑے شور و غوغا کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! یہی لوگ کہتے ہیں کہ جس طرح بدایوں کے پیڑے مشہور ہیں اور موتی چور کے لڈو۔ اسی طرح آج کل پشاور میں بم بلاسٹ، پاک افغان سرحد پر گولہ باری اور ہوائی حملے اور سندھ کے ڈاکے عالمی شہرت پا چکے ہیں۔

جناب والا! صورت حال یہ ہے کہ صوبہ سرحد میں جب لوگ پلوں پر سے گزرتے ہیں تو یقین جانیئے کلمہ شہادت پڑھتے ہیں۔ لیکن اب لوگ ان بم بلاسٹ اور دھماکوں کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ 'درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا' کے مصداق اب اسے روزانہ کی روٹین سمجھنے لگے ہیں۔ اسی طرح ہوائی سفر بھی اب زمینی سفر سے کچھ مختلف نہیں۔ جب لوگ ہوائی جہازوں پر چڑھتے ہیں تو مسافر حیران و پریشان ہوتے ہیں کہ آیا وہ منزل مقصود پہ پہنچ سکیں گے یا کہیں اور لوگوں پر ایک عجیب سا خوف طاری ہو گیا ہے جس کو ان کے دلوں سے نکالنے کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ لوگوں کے دلوں سے خوف خداوندی نکل چکا ہے اور اسی وجہ سے یہ متعدد خوفوں میں گھر چکے ہیں۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

ع اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

جناب والا! رشوت ستانی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ آج کل اپنے حقوق کی حفاظت بھی آپ بغیر رشوت کے نہیں کر سکتے بلکہ یہ ایک ناممکن سی بات ہے۔ انصاف کا حصول نہایت مہنگا ہو گیا ہے۔ عدالتوں میں نچلے طبقے کے جتنے اہل کار ہیں وہ

بغیر پیسے اور رشوت کے بات تک کرنا گوارا نہیں کرتے اور مقدمات کے بارے میں تو یہ کہا جاتا ہے کہ جو آدمی مقدمہ جیتا وہ ہارا ، اور جو ہارا وہ مرا۔ جناب والا! پہلے لوگ اپنی جان و مال کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ اب سب کو سب سے پہلے اپنے بچوں کی فکر لاحق ہے۔ آج کل اغواء کی وارداتیں اتنی زیادہ ہو رہی ہیں جن کا حساب لگانا مشکل ہے۔ جو بچے اکیلے گھروں سے نکل جاتے ہیں ان میں بہت کم خوش قسمت ہیں اور ان کی تعداد بہت کم ہے جو صحیح سلامت واپس آجاتے ہیں اور اغواء ہونے کے بعد یہی بچے پھر بیرون ملک بیچے جاتے ہیں۔ آئے دن اخبارات میں بھی اس سلسلے میں بیانات آتے رہتے ہیں۔ وہ بچے جو اپنے گھروں میں اغواء سے بچ کر پل کر جوان ہو جاتے ہیں تو بدقسمتی سے وہ منشیات کے عادی ہو جاتے ہیں اور پھر وہی نوجوان ڈاکہ زنی اور چوری پر اتر آتے ہیں ۔

جناب والا ! جب حکومت سرحد نے افیون کی کاشت پر پابندی لگانے کی کوشش کی تو ایک شور اور غوغا اٹھا۔ اسی حکومت کے مخالف ، سیاسی پارٹیوں کے لیڈر اس علاقے میں گئے اور وہاں جلسے اور جلوس نکالے اور بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ آئندہ فصل کے لئے ہم آپ کو افیون کی کاشت کے لئے تخم دیں گے اور پھر دیکھیں گے کہ حکومت اس ضمن میں کیا کرتی ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ عوام دشمن سیاستدان اس غریب اور سادہ عوام کے ساتھ کیا کچھ نہیں کر رہے اور وہ کون سا کھیل ہے جو وہ ان کے ساتھ نہیں کھیل رہے ۔

جناب والا ! ملک میں مارشل لاء اٹھانے کے بعد وزیر اعظم پاکستان نے نہ صرف یہ کہ بنیادی حقوق بحال کئے بلکہ شرافت کی سیاست کی بحالی کی خاطر انہوں نے عوام کو اپنے مافی الضمیر کے اظہار کے لئے کھلی چھٹی دے دی۔ تقریر و تحریر کی جو آزادی آج کل ہے میں بلا خوف و تردید کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس سے قبل عوامی دور میں بھی مہیا نہ تھی ۔ جناب والا ! جب وزیر اعظم پاکستان نے سیاسی تدبر سے کام لیتے ہوئے ۱۴ اگست کی میٹنگ یا جلسہ ملتوی کیا تو سیاستدانوں نے جو بہ خود غلط تھے اسے حکومت کی کمزوری پر محمول کرتے ہوئے من مانی کارروائیاں شروع کر دیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے اپنے گھناؤنے عزائم کی تکمیل کے

[Mr. Mohammad Ali Khan]

نے وطن عزیز کے ایک حصے میں چوروں، ڈاکوؤں اور راہزنوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ کیا آپ اس کو سیاست کہتے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ صوبہ کا غنڈہ گردی ہے جس کا سدباب حکومت کا فرضِ اولین ہے۔ اگر فرضِ محال یہ پولیس کے بس کی بات نہیں رہی کیونکہ موجودہ صورتحال کے پیشِ نظر ان کی تعداد بہت ہی کم ہے لیکن ملک میں امن وامان برقرار رکھنے کے لئے اگر موجودہ حکومت کو فوج کو بھی بلانا پڑے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا کیونکہ پچھلے ادوار میں بھی ملک کے ایک حصے میں فوج کو بلانا پڑا تھا۔ جناب والا! حکومت کو چاہیئے کہ تخریب کاروں اور مجرموں پر کڑی نگرانی رکھے اور ان کے جو امدادی ہیں، جو ان کو امداد دیتے ہیں، انہیں سہارا دیتے ہیں اور جو انہیں پناہ دیتے ہیں ان کے خلاف بھی کارروائی کرے۔ اگر فی الحال کوئی اور نہ ہو تو انہیں فوری طور پر اندر کرنا چاہیئے۔ یعنی ان کی نظر بندی کے احکامات جاری کئے جائیں۔ معاملہ کسی ایک صوبے کے امن وامان کا ہو یا سارے ملک کا ہو، جب تک حکومت اپنے آپ میں وہ حوصلہ پیدا نہیں کرے گی کہ وہ ہر چیلنج کا مردانہ وار مقابلہ کرے، بہتری کی کوئی صورت ممکن نظر نہیں آتی۔

جناب والا! اسی طرح سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کو بھی یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ تخریب کاروں کا سہارا لینے کی بجائے اگر وہ عوام میں اگر ملک کے استحکام اور اس کی تعمیر و ترقی کے لئے کوئی ٹھوس کام کریں تو یقیناً وہ اپنے لئے اس ملک کی تاریخ میں کوئی مقام پیدا کر سکیں گے لیکن چوروں اور ڈاکوؤں کا سہارا اگر وہ لیں گے تو تاریخ ان کو بھی اسی زمرے میں شامل کرے گی خواہ ہم اس وقت کچھ بھی نہ کہیں۔ جناب والا! اگر ملک کے ایک حصے میں بدقماشوں کا سہارا لیا جا رہا ہے تو دوسری طرف وطن دشمن عناصر نے چار ہم خیال سیاسی پارٹیوں کو یکجا کر کے اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر ایک سیاسی پارٹی بنا ڈالی ہے۔ اور افسوس اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس پارٹی کی تشکیل کے وقت ایک غیر ملکی سفارت کار بھی وہیں موجود تھا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے اس بارے میں کیا قدم اٹھایا ہے۔ آیا حکومت اس کی تحقیقات کے لئے تیار ہے یا کوئی قدم اٹھانے کے لئے تیار ہے۔ جب یہ سب کچھ حکومت

کے علم میں پہلے سے تھا اور پھر اس نئی پارٹی کے ایک لیڈر کی روس جانے کے لئے راہ ہموار کی جا رہی تھی تو پھر بھی حکومت نے مصلحت پسندی سے کام لیا۔ جناب والا! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا روس کا کوئی مسلمان لیڈر اپنی حکومت کی اجازت کے بغیر پاکستان آ سکتا ہے اور اپنے ملک واپسی پر اس کے استقبال کا اسی طرح کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ قبائلی علاقے میں اس نئی پارٹی کے لیڈر کے استقبال کی تیاریاں کس نے کیں۔ یہ اہتمام کس نے کیا، اس پر یہ جو زر کثیر خرچ ہوا ہے وہ کہاں سے آیا ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکومت تحقیقات کے لئے تیار ہے یا اس بارے میں وہ کوئی قدم اٹھانے کے لئے تیار ہے؟ جناب والا! ایک طرف تو لوگ ملک دشمنیوں میں کھلم کھلا ملوث ہیں اور دوسری طرف انہیں حب الوطنی کے سرٹیفکیٹ عطا کئے جا رہے ہیں۔ کم از کم یہ پالیسی ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ جناب والا! پشتو میں ایک کہاوت ہے۔ اتنا میٹھا مت بنو کہ گڑ کی طرح لوگ تمہیں کھا جائیں، جہاں تک ملک میں امن و امان کا تعلق ہے۔ وہ ہم پر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اس پر بحث کرنا میں سمجھتا ہوں کہ سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگا۔

جناب والا! اس کے ساتھ ہماری سرحدات بھی نہایت ہی غیر محفوظ ہیں۔ افغان طیارے آج کل ہماری سرزمین پر مشق کر رہے ہیں۔ اور ہم ہیں کہ احتجاج پر احتجاج کئے جا رہے ہیں لیکن نام نہاد افغان حکومت اور ان کے غیر ملکی آقاؤں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور اگر ہم حکومت کے ناکام احتجاجات پر اس ایوان میں احتجاج کریں تو وہ حکمرانوں کے کانوں پر ذرا بھاری گزرتا ہے اور ان کی طبع نازک کے لئے برداشت کرنا ذرا مشکل ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی ہمیں الٹا کوسنے اور ٹوکنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ جناب والا! آج کل قبائل میں بے انتہا پیسہ آ گیا ہے اور جدید اسلحہ بھی پہنچ رہا ہے اور ہمارا ایک ہمسایہ ملک ہمارے خلاف قبائلی لشکر بھی تیار کر رہا ہے۔ اگر اس بارے میں کوئی قدم نہ اٹھایا گیا یا ان کا قلع قمع نہ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مزید مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ حکومت کو چاہیئے

[Mr. Mohammad Ali Khan]

کہ اس طرف بھی خاص توجہ دے۔

جناب والا! ایک طرف تو ہمارے ہاں افغانستان کی طرف سے تخریب کار بھیجے جا رہے ہیں اور دوسری طرف سے ہندوستان سے اسی قسم کے لوگ سندھ میں بھیجے جا رہے ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ہندوستان واویلا کر رہا ہے کہ پاکستان سکھوں کی پشت پناہی کر رہا ہے اور انہیں وہاں پاکستان میں ٹریننگ دے رہا ہے۔ ہندوستان کے پالیسی سازوں نے اپنے وزیر اعظم راجیو گاندھی کے دماغ میں یہ بات بٹھا دی ہے کہ اگر تو نے ہندوستان پر حکمرانی کرنی ہے تو تمہیں پاکستان دشمن پالیسیوں کو اپنانا ہوگا۔ لہٰذا وہ جنگ کے بہانے تلاش کر رہے ہیں بلکہ مجھے تو یہاں تک کسی نے کہا تھا واللہ عالم، کہ کہاں تک یہ بات درست ہے کہ جس نے مجھے یہ بات بتائی تھی وہ ایک ذمہ دار آدمی تھا، کہ اندرا گاندھی نے آزاد کشمیر پر حملے کی تیاری مکمل کر لی تھی اور تاریخ کا تعین بھی کر لیا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس آگ میں وہ ہمیں جلانا چاہتی تھی اس میں وہ خود جل گئی۔ جناب والا! ان دونوں ممالک کے ففتھ کالم ملک میں دندناتے پھر رہے ہیں ان میں سے ایک نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ہندوستان کو سندھ کی موجودہ صورت حال کے باعث وہاں مداخلت کا پورا پورا حق ہے۔ آپ نے بھی اخبار میں پڑھا ہوگا کسی ایک فرد واحد نے بھی حکومت کی طرف سے اسے کچھ نہیں کہا اور مجھے یقین ہے کہ کچھ نہیں کہا جائے گا۔ اس لئے وہ اور بھی دلیر ہوتے جا رہے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ صرف اور صرف شرافت نہیں چلے گی۔ شرافت کے دائرے میں رہتے ہوئے کبھی کبھی آنکھیں بھی دکھانی چاہئیں۔

جناب والا! چونکہ ملک بدقسمتی سے اندرونی خلفشار کا شکار ہے اور اس پر طرہ یہ کہ ہمسایہ ممالک سے ملک کے اندر وطن دشمن عناصر کی باقاعدہ پشت پناہی کی جا رہی ہے۔ لہٰذا اب حکومت کو خبردار ہونا چاہیئے یہاں آپ کے اسٹاک ایکسچینج کی حالت تباہ ہو گئی ہے، پاکستانی کرنسی کی قیمت گر رہی ہے اب اس کے ہم مزید

متحمل نہیں ہو سکتے۔ اب وقت آگیا ہے کہ محبِّ وطن افراد، سب مل کر میدانِ عمل میں کود پڑیں اور ان عناصر کا باقاعدہ مقابلہ کریں اور اس کا مقابلہ اس جوش اور جذبے کے ساتھ کریں جس جذبے کے ساتھ ہم نے اس ملک کو قائم کیا تھا۔ حالانکہ اس وقت بھی بڑے بڑے جبے اور دستار والوں نے پاکستان کے قیام کی مخالفت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔

جناب والا! جس نام پر ہم نے اس ملک کو حاصل کیا تھا بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم نے اس سے بے اعتنائی برتی اور برت رہے ہیں اب بھی وقت ہے کہ ہم ملک میں صحیح طریقے سے اسلامی قانون کا نفاذ کریں تو یقیناً لوگ دوست اور دشمن کو پہچان لیں گے اور وہ خود میدان میں اتر آئیں گے اور اپنے دشمنوں کے ساتھ خود نپٹنے کے لئے تیار ہوں گے۔ جب معاشرہ ملک میں امر بالمعروف کی طرف مائل ہو جائے گا تو یقیناً امن وامان کی خرابی کے جو سارے سیاہ بادل ہیں وہ انشاءاللہ چھٹ جائیں گے اور ملک صحیح معنوں میں ایک فلاحی مملکت بن جائے گا جہاں نہ کوئی بندہ رہے گا اور نہ کوئی بندہ نواز۔ وآخرو دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب جوگیزئی صاحب سے پہلے جناب برہان الدین صاحب کی درخواست ہے کہ ان کو پہلے موقع دیا جائے۔ جی، برہان الدین صاحب۔

شہزادہ برہان الدین خان مجاہد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے خداوند پاک، ہماری قوم کو جرأت دے، ہمت دے اور ہماری قوم کے ایوان کو مضبوط کر اور سچ بولنے کا اور سچ کے اوپر عمل کرنے کا اور اس کے لئے قربانی دینے کا جذبہ ہمیں عطا فرما۔

جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس معاملے پہ مجھے بھی تقریر کرنے کا موقع دیا ہے۔ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ذمہ داری کی چیز ہے جو خاندان کا سربراہ ہوتا ہے اگر وہ مضبوط ہو، تو اس خاندان کے تمام افراد اس کے حکم کو مانتے ہیں مگر اس وقت پاکستان میں ذمہ داری کا مادہ کسی میں بھی نہیں ہے۔ کوئی بھی اپنے اختیارات سے ایک کتاب کو ادھر سے اٹھا کر ادھر نہیں

[Shahzada Burhanuddin Khan Mujahid]

رکھ سکتا ہے۔ جناب والا! سب سے پہلے پیغمبروں کا دور تھا، پھر بادشاہوں کا دور تھا اور پھر اس کے بعد ڈکٹیٹرز کا دور آیا اور یہ جو زمانہ ہے یہ puppets اور feudalists کا ہے۔ جب سے یہ مقبوضہ علاقے آزاد ہوئے ہیں جن میں افریقہ، ہندوستان، ایشیا کے علاقے شامل ہیں، یہ تمام آزاد تو ہوئے ہیں لیکن ان ممالک میں Puppets اور feudalists حکومتیں کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ نہ آج تک آزاد ہوئے ہیں نہ ہم صحیح معنوں میں اپنے ملک کو اسلامی مملکت بنا سکے ہیں اگر وہ لوگ جو ذمہ داری کو سمجھتے ہیں اور جو لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال کو سمجھتے ہیں ان کو مجرم سمجھا جاتا ہے، ان کو سزا دی جاتی ہے۔ میں مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ کراچی میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب تھی اس کے گورنر کو برقرار رکھا گیا اور صوبہ سرحد میں لاء اینڈ آرڈر کی اچھی صورت حال ہونے کے باوجود اس کے گورنر کو ہٹا دیا گیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جو شخص لاء اینڈ آرڈر برقرار رکھتا ہے اسے ہٹا دیا جاتا ہے۔ اور جو لاء اینڈ آرڈر کو خراب کرتا ہے اس کو ترقی دیتے ہیں، اس لئے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس حکومت میں کوئی بھی لاء اینڈ آرڈر رکھنا نہیں چاہتا ہے، یہی چاہتے ہیں کہ مسلمان بدنام ہوں، اپنے لوگوں کے سامنے نااہل ٹھہریں یعنی لوگ کہیں کہ دیکھو یہ چور ہیں یہ بے ایمان ہیں۔ اس طریقے سے ان کے اوپر سے اعتماد اٹھ جائے اور بولیں کہ وہی جو پرانے حکمران تھے وہی اچھے تھے اور اسی پالیسی کے ماتحت یہ کام ہو رہا ہے آج تک ہوتا آیا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے اور جہاں پر بھی اسلامی برادری تھی، اخوت تھی، اس کو برباد کر رہے ہیں، ذمہ داری بھی آئے گی اور ملک میں لاء اینڈ آرڈر بھی ہو جائے گا جب لوگوں کے بیچ میں حب الوطنی کا مادہ آجائے گا۔

اس وقت میں افسوس سے کہتا ہوں کہ آپ کچھ بھی کہیں، شروع سے لے کر آج تک ایک مسلمان کی حیثیت سے میں نے اس پاکستان کو اسلامی مملکت نہیں سمجھا ہے، نہ ہی میں نے آج تک اس کو آزاد حکومت سمجھا ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو اسلامی حکومت کہتے ہیں تو چالیس سال ہو گئے ہیں ہم نے اسلامی قانون کیوں رائج نہیں کیا ہے۔ اگر ہم آزاد ہیں تو ہم نے اپنی زبان آج تک کیوں رائج نہیں کی۔ ملک میں اگر فخر

کا مادہ آپ قائم کرنا چاہیں تو ہمیں اپنی زبان پر فخر ہونا چاہیئے۔ جب تک آپ اس انگریزی قانون اور اس انگریزی زبان کو ادھر سے نہیں ہٹائیں گے میں آپ کو بولتا ہوں کہ نہ آپ آزاد رہ سکتے ہیں نہ ہی آپ مسلمان ہو سکتے ہیں اگر آپ لوگ سب جرأت سے اور ایمانداری سے اس کے لئے عزم کریں کہ آج سے ہم اس ملک کو آزاد کریں گے تو میں بولتا ہوں کہ ہماری بھائی بندی بھی ہو جائے گی اور ہمارا ملک بھی مضبوط ہوگا اور اسلام بھی ہم قائم کریں گے اور کوئی بھی ہماری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکے گا۔ ہمارے ڈر کی وجہ یہی ہے کہ ہم ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے۔ اسی لئے جبکہ آپ بولتے ہیں کہ پاکستان کو بنے چالیس سال ہو گئے ابھی لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پاکستان کو توڑیں گے، بھائی یہ کوئی کھڑا ہے کہ کوئی اس کو توڑے گا، اگر ہم میں ایمان ہو تو کوئی اس کو توڑ نہیں سکتا۔ اگر ایمان کی کمزوری ہے اور ہم میں اتحاد نہیں ہے تب جا کر اس کی بات کریں کہ یہ ٹوٹے گا۔ اگر پاکستان آپ نے بنایا ہے تو اس کے لئے قربانی دینے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔ اسے اسلامی مملکت بنانے کے لئے بھی آپ تیار ہو جائیں، تب جا کر اس میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی اور لوگوں کا اعتماد حاصل ہو جائے گا میں تو بولتا ہوں کہ سب سے پہلے جن جن علاقوں میں اسلام تھا ان کو پاکستان مضبوط کرے ان کی بھائی بندی کو مضبوط کرے لیکن جن میں مضبوطی تھی ہم نے ان کو کمزور کر لیا ہے دیکھئے بلوچستان سب سے بہترین علاقہ تھا، سب سے اچھے مسلمان تھے، سب سے زیادہ ان میں اتفاق تھا اس چیز کو کس نے بگاڑا اور جب میں یہ کہتا ہوں تو لوگ کہیں گے کہ یہ کیا کہتا ہے، یہ مسلم لیگ حکومت نے بگاڑا، چترال میں اسلام تھا، بھائی بندی تھی، محبت تھی، ہم لوگوں نے کشمیر میں جا کر لڑائی کی اور سکردو کو لیا اور ہم نے بڑی بڑی خدمات انجام دیں اور آخر میں اس کا انجام کیا ہوا کہ جیسے قائداعظم اس دنیا سے چلے گئے انہوں نے ہم کو توڑ پھوڑ کر ناس کر کے رکھ دیا۔ تو اس طریقے سے ہم میں کس طریقے سے اعتماد ہوگا کہ یہ اسلامی حکومت ہے۔ اسلامی حکومت تو لوگوں کو مضبوط کرتی ہے جو اسلام کے لئے خدمت کرتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے لیکن اسلام کے لئے لوگوں نے جو قربانیاں دی تھیں ان کو برباد کر دیا گیا

[Shahzada Burhanuddin Khan Mujahid]

تو کس طریقے سے ہم کہیں کہ یہ اسلامی حکومت ہے۔

دوسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مہاجرین جو آئے ہیں، میں نے ۱۹۷۸ء میں صدر صاحب کو ایک کاغذ لکھا کہ آپ ان کو کم سے کم چترال میں نہ رکھیں کیوں کہ چترال جو ہے یہ ورخان سے لے کر ارنگو تک دو سو میل روس اور افغانستان کی سرحد کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ آپ ان کو لے جائیں، نیچے میدانوں میں رکھیں، شہروں سے دور رکھیں اور ان لوگوں کے ساتھ ملنے مت دیں اور ان سے ساتھ ایسا سلوک کریں جیسا contagious disease کے ساتھ کرتے ہیں۔ لیکن اس کو صدر نے for comments ایک ڈپٹی کمشنر کے پاس بھیجا چترال میں؛ اور ڈی سی نے اس کو واپس بھیجا اور بس وہ چلا گیا۔ اور اس وقت چترال جس میں ہم لوگوں نے چار سو سال سے افغانوں کو، تاجکوں کو آنے نہیں دیا تھا، سینہ سپر ہو کر نہیں آنے دیا تھا، لیکن انہوں نے ان سے ہمارے ملک کو بھر دیا تھا، وہ ادھر ہیں، ہتھیار ان کے پاس ہیں، ہمارے ملک کا جو نظام تھا اس کو حکومت نے تتر بتر کر کے توڑ کے رکھ دیا، ہماری بھائی بندی کو توڑ کے رکھ دیا اب ہم دوسروں کے رحم و کرم پر ہیں۔ تو ہم حکومت کو کہتے ہیں کہ اگر یہ لاء اینڈ آرڈر چاہتے ہیں تو خود لوگوں میں مضبوطی پیدا کریں، ہم خود اس لاء اینڈ آرڈر کو قائم کریں اور اپنے افسروں میں اعتماد پیدا کریں ان کو بولیں کہ تمہارا لاء اینڈ آرڈر کیوں ٹھیک نہیں ہے۔ اب وزیر اعظم صاحب کو تمام جگہوں میں جانے کی ضرورت بھی نہیں ہے، کسی بھی جگہ بیٹھ کر ٹیلیفون اٹھا کر حکم دیں کہ یہ تمہارا لاء اینڈ آرڈر کیوں ٹھیک نہیں ہے، یہ تمہارے ہاں حالات کیوں ٹھیک نہیں ہیں تم کیوں اس کا بندوبست نہیں کرتے ہو تو خود بخود سب ٹھیک ہو جائیں گے۔ مگر یہ کیا کہ ہر ایک جو کچھ کرتا ہے کسی میں ذمہ داری کا مادہ نہیں ہے، کیا آج تک کسی ایک آدمی کو ہٹایا ہے؟ کتنے شیعہ مسلم فسادات ہوئے ہیں، آج تک کسی ایک آدمی کی نشاندہی کسی نے کی ہے۔ ایک کو پکڑو، اس کو لا کر بر سر بازار اس کا سر اڑاؤ، پھر دیکھیں کہ کل کوئی جھگڑا نہیں کرے گا۔ میں نے صدر صاحب سے ملاقات کی۔ میں نے ان سے کہا کہ صاحب آپ اتنے آرڈیننس نکالتے ہیں ایک

حکم نکالو کہ جو آدمی جس فرقے سے بھی تعلق رکھتا ہو اگر اس نے کسی دوسرے فرقے کو انگلی دکھائی اور اس کی وجہ سے فسادات ہو گئے تو ہم اس کا سر کٹا دیں گے عوام کے سامنے۔ اگر ایسا کریں تو پھر یہ فرقہ وارانہ فسادات ختم ہو جائیں گے، لیکن یہ تو کوئی کرتا نہیں ہے۔ فرقہ وارانہ فسادات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، آج تک کسی ایک آدمی کو پکڑا نہیں ہے تو کون ذمہ دار ہے اس کا۔ پولیس ذمہ دار ہے، انٹیلیجنس ذمہ دار ہے، کیا انیٹلی جنس کا صرف ایک کام ہے کہ وہ صرف ان لوگوں کے برخلاف رپورٹیں دیں، میرے جیسے غریبوں کے خلاف جو انگریزوں کے خلاف جدوجہد کرتے رہے ہیں۔ کہ بس ان ہی کو رگڑے چلو، تو آپ کا انیٹلی جنس کو حکم ہونا چاہیئے کہ وہ باقاعدہ صحیح رپورٹ کریں کہ کون افسر صحیح ہے کون غلط ہے اور کون اس لا اینڈ آرڈر کو ٹھیک کرنے میں اپنا فرض منصبی ٹھیک ادا نہیں کر رہا۔

اب آپ لوگوں نے اسلامی محتسب رکھا ہوا ہے، اسلامی محتسب اس آدمی کو ہونا چاہیئے جو کہ اسلام کی ہر چیز سے واقف ہو جو کہ اسلامی حکومت بھی سمجھتا ہو اور پاکستان کو تو چھوڑیں جو دوسرے ممالک ہیں ان پر بھی اثر پڑے کہ دیکھو فلاں ملک میں اسلامی محتسب آگیا ہے اور محتسب وہ ہوگا جس کو کسی کا ڈر نہیں ہوگا، وہ صدر کو، وزیر اعظم کو بلائے گا کہ آپ کے خلاف یہ شکایت کیوں ہے۔ یہ تو ہے نہیں، آپ ایسے ہی خانہ پری کر رہے ہیں، خواہ آپ کے وزیر ہیں، خواہ آپ کے جرنیل ہیں، صرف بس خانہ پری کے لئے ہیں، کسی میں بھی لیاقت نہیں ہے، سب خانہ پری ہے تو کس طریقے سے ہم قوم بن سکتے ہیں، ہم کس طریقے سے اس قوم کو صحیح معنوں میں اوپر اٹھا سکتے ہیں جب تک ہم میں ایمان کا جذبہ نہ ہو، میں بولتا ہوں کہ خدا ہم سب کو توفیق دے کہ اللہ تعالی ہماری آنکھوں کے سامنے سے اس پردے کو ہٹائے، اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو کھول دے، اللہ تعالی ہمیں ذلت اور عزت میں فرق کرنے کی تمیز دے اور آزادی اور غلامی میں فرق کرنے کی تمیز دے اور اللہ تعالیٰ ایمان کے ساتھ ہم سب لوگوں کو اس ملک کا ایک صحیح شہری بنا کر اس کی خدمت کرائے اور کوئی مسلمان اپنے آپ کو کسی دوسرے مسلمان سے بالاتر نہ سمجھے اور

[Shahzada Burhanuddin Khan Mujahid]

سب کے سب ہر ایک کو اپنا بھائی اور خود کو ان کا خدمت گار سمجھے۔

دیکھئیے ہم لوگوں سے گلہ کرتے ہیں کہ ذمہ داری کسی میں نہیں ہے۔ ممبران قومی اسمبلی ہیں ہم سینیٹرز ہیں ہم تین گھنٹوں کے لئے آتے ہیں اور قوم کا کتنا کچھ خرچ ہوتا ہے، کتنی شرم کی بات ہے کہ ہم اس تین گھنٹے کے لئے بھی ادھر پوری حاضری نہیں دے سکتے اور کورم کی وجہ سے ہاؤس کو ملتوی کرنا پڑتا ہے، کیوں کورم توڑا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ خدا کے واسطے اسلامی جذبہ اپنے آپ میں پیدا کریں اور ذمہ داری کا مادّہ لائیں اور سب یہ بولیں کہ ہم خدا کے سامنے اپنے آپ کو کبھی جھوٹا نہیں بنائیں گے، ہم خدا کے سامنے اپنا منہ کالا نہیں کریں گے، ہم صرف اللہ کے سامنے جھکیں گے اور ہم اس ملک کو صحیح معنوں میں آزاد دیکھیں گے اور ہم اس میں ایک صحیح معنوں میں اسلامی حکومت قائم کر کے رہیں گے، نہیں تو ہم اپنی جان بھی قربان کر دیں گے۔

جناب میں آپ کا ان الفاظ کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائمقام چیئرمین : ماشاء اللہ آپ نے بڑی اچھی دعائیں کی ہیں اور میر نواز خان مروت صاحب پر بہت اثر ہوا ہے آپ کی اس تقریر کا، بنی بخش زہری صاحب۔

میر بنی بخش زہری : عزت مآب چیئرمین صاحب! میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ آپ نے اجازت دی اور اس ملک کے امن و امان کے متعلق مجھے بات کرنے کا موقع ملا۔ میں تمہید ان الفاظ کے ساتھ کرتا ہوں، میں شعر و شاعری میں کمزور ہوں اور نہ میں شاعر ہوں، میں دوسروں کے چیدہ چیدہ اچھے الفاظ آپ کی وساطت سے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں

آج ہم اپنی پریشانیٔ خاطر ان سے
کہنے جاتے تو ہیں پر دیکھئیے کیا کہتے ہیں

تو سر! آج امن و امان جو زیرِ بحث ہے اور چند دن پہلے سے زیرِ بحث ہے اور ممکن ہے آپ مزید بحث کی ممبران کو اجازت دیں گے۔ میں خوشامدی نہیں، پارٹی کی حیثیت سے نہیں، بلکہ عملاً ایک باعزت جمہوری انداز میں بات کرتا ہوں۔ ہمارے پرائم منسٹر نے یقیناً ہمارے وزیر داخلہ کو اجازت دی تھی،

اور وزیرِ داخلہ کو میں مبارکباد دیتا ہوں انہوں نے از خود اس مسئلے کو اس معزز ایوان میں پیش کر دیا ، یہ مسئلہ ہمارے بھائیوں کی طرف سے یا اپوزیشن کی طرف سے نہیں اٹھایا گیا بلکہ خود گورنمنٹ یہ چاہتی تھی کہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش ہو ، اور ہر ایک آزادی کے ساتھ اپنا نقطہ نظر پیش کرے ۔ چونکہ یہ ملک بھر کے امن و امان کا مسئلہ ہے جس میں ہم سب شامل ہیں چاہے وہ غریب ہے چاہے وہ دکاندار ہے چاہے وہ انڈسٹریلسٹ ہے ، چاہے وہ بنک والا ہے ، چاہے وہ سینیٹر ہے ، چاہے وہ ممبر نیشنل اسمبلی ہے اور جناب آپ بھی اس میں شامل ہیں تو یہ ایک قابل صد مبارک بات ہے اور یہ جمہوریت کا آخری انتہائی ثبوت ہے کہ خود وزیرِ داخلہ اس مسئلے کو اس ایوان میں پیش کرتے ہیں کہ بتایئے گورنمنٹ اور اپوزیشن اس مسئلے پر اپنی کیا رائے دیتی ہے تاکہ اس سے استفادہ کیا جائے اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ وہ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں ، یا سمجھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ایڈمنسٹریشن میں کوئی خامی ہو اور ان کے جو ذرائع ہیں ان میں شک ہو تو انہوں نے اپنی صداقت سے یہ مسئلہ یہاں پیش کر دیا کہ آپ ہماری رہبری کریں ، یہ خوشامد نہیں ہے یہ ایک ایسی چیز ہے جو کہ حقیقت ہے دوسرے ملکوں میں جمہوریت ضرور ہے مگر اپوزیشن اس پر insist کرتی ہے کہ حکومت اس مسئلے کو ہاؤس میں لائے اور حکومت اسے ہاؤس میں لاتی ہے ۔

ہم سب اس ملک کے باشندے ہیں ہمارا صرف رائے کا اختلاف ہے ہم سب بھائی ہیں ، آج ہم اس پارٹی میں ہیں لیکن وہ لوگ اور پارٹی میں ہیں ۔ تاہم ہم باہر جا کر گلے ملتے ہیں ، اس ہاؤس میں ہم گلے ملتے ہیں ، ہم بھائی ہیں ، پاکستانی ہیں ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر امن و امان کی صورت اتنی بگڑی ہوئی ہے تو ہمارے دوست ہمارے بھائی اپوزیشن کے لوگ اس مسئلے کو پیش کرتے کہ کیا ہو رہا ہے اگر وہ اس وقت پیش نہیں کر سکے تو دال میں کچھ کالا ضرور ہے کیونکہ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ حکومت کے نقائص اور حکومت کی کمزوری کو پوائنٹ آؤٹ کریں ، نہ کہ حکومت خود اپنے آپ کو پیش کرے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نام لے کر کہوں کہ اسلم خٹک نے یہ بہت بڑا قدم جمہوریت کے لئے اور ملک کے

[Mir Nabi Bukhsh Zehri]

لئے اٹھایا ہے میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں اور میں وزیر اعظم پاکستان کو صد مبارک باد دیتا ہوں، کیونکہ ان کی اجازت کے بغیر شاید وزیر داخلہ صاحب یہ کام نہ کر سکتے۔ میں کیبنٹ کے ممبروں کو بھی مستحق مبارک باد سمجھتا ہوں کیونکہ ہم نے امن و امان کی حالت اور صورت دیکھی ہے اور دیکھتے رہے ہیں۔ ہماری پوزیشن یہ تھی کہ پارٹی ڈسپلن کے تحت ہم پارٹی میں کہیں اور اس اسمبلی میں ہم اپنی گورنمنٹ کے خلاف کچھ نہ کہیں، مگر یہ دیکھئے کہ کیا ہوتا ہے کہ خود ہماری حکومت وہ مسئلہ یہاں پیش کرتی ہے کہ ہمارے آنریبل ممبرز اور اپوزیشن اپنی صلاحیتوں سے ہماری رہبری کرے، یہ کسی مخالفت یا بغض کے تحت پیش نہیں کیا بلکہ بہت اچھا آئیڈیا ہے اور میں خوش ہوں، میں چاہتا ہوں کہ امن و امان کے متعلق میں اپنے ان دوستوں اور ان آنریبل سینیٹروں کا ساتھ دوں جو باصلاحیت ہیں اور جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے کہ واقعی ملک کے اندر کسی صوبے میں زیادہ اور کسی صوبے میں کم امن و امان کی صورتحال صحیح نہیں ہے اور اس کو وہ ادارہ جس کو ہم اپر ہاؤس کہتے ہیں، جس کو سینیٹ کہتے ہیں، زیر بحث لائے، ایک تجویز ہو، یہ نہیں ہے کہ "نشستند و گفتند و برخاستند"، ہو ہماری جو تقاریر ہیں وہ بڑی اچھی ہیں لیکن جب تک میں بیٹھا تھا کوئی تجویز سامنے نہیں آئی کہ ہونا کیا چاہیئے، بیماری تو ہے اس کی تشخیص ہم کر رہے ہیں مگر علاج کیا تجویز کریں، میں چاہتا ہوں کہ جو صاحبان اس پر اس کے بعد تقریر کریں وہ اس چیز کو ذہن میں رکھیں کہ بیماری ہوتی ہے، ڈاکٹر دیکھتا ہے، تشخیص ہوتی ہے مگر یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس کے علاج کے لئے ڈاکٹر کوئی نسخہ دے اور ٹرائی کرے کہ یہ ٹیبلٹ ٹھیک لگتا ہے یا نہیں۔ اور ڈاکٹر اس کو اکثر کسی بیمار کے لئے change کرتے رہتے ہیں۔ ملک میں یہ بھی ایک بیماری ہے۔

پس میں کہنا چاہتا ہوں کہ ملک کی امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو دیکھتے ہوئے اپوزیشن کا یہ زیادہ فرض تھا کہ حکومت سے کہتی کہ اس پر بحث کرو کیونکہ حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ چاہے ایک صوبے میں ہے یا دوسرے صوبے میں ہے۔ اب اگر ہمارے اپوزیشن بھائیوں نے یہ فرض منصبی ادا نہیں کیا تو slogan تو ہر ایک

لگا سکتا ہے کہ روٹی، کپڑا، مکان۔ اس کا توڑ نظام مصطفےٰ ہے۔ یہ ہم نے دیکھا اور اس کا تجربہ بھی کیا ہے۔ ماضی میں یہ دونوں نعرے ایک شخص کو نکالنے اور دوسرے کو رکھنے کے لئے لگتے رہے۔ اب یہ امن و امان ہمارے معاشرے میں بہت کچھ اثر کر گیا ہے۔ جناب چیئرمین: مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ ہم نے ماضی میں دیکھا کہ یہ ہمارے جذباتی نعرے بڑا اثر کرتے تھے۔ اس وقت جمہوریت کی بنیاد پر پارلیمنٹ موجود تھی۔ یہ نیشنل اسمبلی اور سینیٹ موجود تھے۔ حکومت کی میجارٹی تھی۔ ہر حکومت میں اسی طریقے سے جلسے جلوس ہوتے تھے اور نعرہ بازی ہوتی تھی جس کو غریب عوام نہیں سمجھتے تھے۔ کراچی میں میں نے دیکھا یہ دونوں slogans روٹی، کپڑا اور مکان اور نظام مصطفےٰ بڑے لائق لوگوں نے بیٹھ کر بنائے ہماری قوم کی غربت یا ان کے ذہن کو سمجھا اور یہ نعرے لگا کر ایک ایک صدر یا وزیر اعظم کو نکالا۔ ہاؤس میں حکومت یجارٹی میں ہے۔ اکثریت میں ہے اور اگر پارلیمنٹ میں اکثریت حکومت کی ہو تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ سڑکوں پر وہ (اپوزیشن) چودہ، چودہ گھنٹے تک جلوس نکالیں اور پھر مارشل لاء آ جائے، فائرنگ ہو جائے۔ دوسرے ملکوں میں جنہیں جمہوری کہتے ہیں وہاں ایسا نہیں ہے سر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہ کہوں کہ یہ ہمارا سلسلہ ماضی کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ لوگوں کو وہ جذباتی بات کہہ دیتے ہیں بعض علاقے کے لوگ اس سے اثر لے لیتے ہیں۔ اثر کی وجہ سے ان کو ووٹ بھی مل جاتے ہیں اور بعد میں وہ گورنمنٹ ختم ہو جاتی ہے کاش کہ وہ اکثریت، اقلیت میں ہو جاتی تو وہ اپوزیشن میں بیٹھ جاتی۔

دوسرے ملکوں میں یہ پریکٹس ہوتی ہے جو ایک صحیح چیز ہے۔ ہم یہاں جلوس نکالتے ہیں اور نعرہ بازی کرتے ہیں اگر وہ نعرے عوام کے پسندیدہ ہوں یا جیسے کہ کہتے ہیں کہ باہر سے یا اندر سے ان کے ساتھ لوگ مل جاتے ہیں۔ راستے کی سوزوکیوں، بسوں اور ٹرکوں اور دوسری گاڑیوں کے مسافر ان سے آ ملتے ہیں۔ اس طرح لاکھوں آدمیوں کے جلوس میں نے دیکھے ہیں بلکہ میں نے ایک سربراہ جماعت کو دو مرتبہ دیکھا جو جلوس میں ہمیشہ تانگے یا ٹرک میں بیٹھتا تھا۔ اس سربراہ نے فیلڈ مارشل ایوب خان

[Mir Nabi Bukhsh Zehri]

کو سڑکوں کے جلوس میں گرایا اور مارشل لاء آیا۔ حالانکہ ایسا ہونا نہیں چاہیئے تھا۔ کیونکہ یہ جمہوریت ہے۔ جمہوریت کی بنیاد ہی یہ ہے کہ منتخب نمائندوں کی اکثریت حکومت کرنے کی حقدار ہے۔ جو اقلیت میں ہیں وہ اپنی بات یہاں پیش کریں اور جلسے جلوس بھلے کریں۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوتا کہ سٹریٹ جلوس ہوں جن میں چند افراد ہلاک ہوں تو مارشل لاء آجائے کیونکہ دو فائرنگ سے ہلاک ہو گئے ہو سکتا ہے کہ یہ فائرنگ چاہے کسی سیکشن سے ہوا، کسی وجہ سے ہوا اور لوگوں کو وہ وجہ بھی معلوم ہو لیکن اس کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے سے ایک دم بدامنی پھیل جاتی ہے۔

آج ہم اس مسئلہ کو ایوانِ بالا یعنی سینیٹ میں لائے ہیں اور قومی اسمبلی بھی اس پر غور کر رہی ہے اور وہ بھی اپنی opinion دے رہی ہے۔ اب میری عرض یہ ہے کہ جب بیماری معلوم ہے، تشخیص معلوم ہے مگر اس کے لئے جو دوا ہے وہ ہمارے ڈاکٹر تجویز نہیں کرتے۔ ڈاکٹر کون ہیں یہ جو دو ہاؤس ہیں جس میں سینٹ ہے اور قومی اسمبلی ہے۔ ہم عوام کے نمائندے یہاں آئے اور جس طریقے سے آئے وہ بھی ایک جمہوری طریقہ ہے ۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب قائمقام چیئرمین: جناب زہری صاحب اگر مجھے اجازت دیں تو میں عرض کروں گا کہ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ ایک صوبہ کے لوگوں کو بلوایا ہے یا دوسرے صوبے کے لوگوں کو بلوایا ہے بہر حال یہ سینیٹ کو معلوم ہے کہ آج آٹھ بجے وزیراعظم صاحب کے ساتھ کھانے کا وقت بھی مخصوص تھا تو ۔۔۔۔ (مداخلت)

میر نبی بخش زہری: میں چند الفاظ میں وائنڈ اپ کرتا ہوں۔ جناب میرا مقصد یہ ہے کہ ہماری برادری نے چاہے حکومتی پارٹی میں ہو یا اپوزیشن میں ہو، یہ تسلیم کیا کہ امن وامان صحیح نہیں ہے۔ اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ سینٹ کا ایوان امن وامان کی صورتحال سمجھنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے جس میں مختلف صوبوں

کے نمائندے شامل ہوں۔ جن کو آپ خود nominate کریں یا دوسرا طریقہ استعمال کریں۔ جو ہمارے وزیر داخلہ کو مزید مدد دینے کے لئے وہاں جائیں اور اپنے نقطۂ نظر سے معلومات حاصل کریں۔ وہ ہر جگہ جائیں حکومت سے اور غیر حکومت سے، اپنی حکومتی پارٹی سے اور اپنی اپوزیشن سے بھی ملیں، وہ ہمارے بھائی ہیں ان سے معلومات حاصل کریں۔ ان سے میٹینگ کریں۔ ان کو آپ اجازت دیں کہ وہ ہر جگہ جائیں انکے لئے ایک مدت مقرر کریں تاکہ اس چیز کے لئے ایسے سنجیدہ لوگ مقرر کیے جائیں جن کی respect ہو جن کو سمجھ ہو اور یہ کمیٹی اپنی سفارشات اور معلومات اس ایوان میں پیش کرے۔ لیکن کمیٹی کے ارکان بڑے سنجیدہ ہوں، جذباتی بھی نہ ہوں اور صحیح صورتحال جمع کر کے لائیں اور ایک رپورٹ ہر ایک کی ٹیبل پر موجود ہو تا کہ اس سے بہتر نتیجہ نکلے، اسی طرح سے نیشنل اسمبلی کی بھی کمیٹی بن جائے یہ جُدا جُدا اس لیے بن جائیں کہ وہ اپنی اپنی opinion لائیں۔ ہو سکے تو آخر وقت میں دونوں کمیٹیاں آپس میں بیٹھ کر رائے قائم کریں۔ اگر بیٹھنے کی ضرورت نہ ہو تو پھر ہر ایک کا ہاؤس الگ ہے۔ وہ اپنے ہاؤس میں پیش کرے۔ تب جا کر اچھی تجویز سامنے آسکتی ہے۔

میں دہراتا نہیں ہوں کہ باہر سے کتنا دباؤ ہے اور اندر سے نمائندے کون ہیں یہ سب کو معلوم ہے۔ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ جس حد تک مجھے معلوم ہے، ممکن ہے دوسرے سینیٹرز کو بھی معلوم ہو۔ پھر یہ ایک حقیقت ہے۔ ایک فیصلے پر پہنچنے سے حکومت کو رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ حکومت بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ کہاں کہاں جائے گی اور اس کے افسر کس طرح سے کام کرتے ہیں۔ ہم لوگ جب جائیں گے تو ہمیں کچھ زیادہ معلومات حاصل ہوں گی۔ حکومت کو وہ معلومات فائل سے حاصل ہوتی ہیں۔ جو بھی لکھا جائے وہ آنریبل وزیر داخلہ تک پہنچتا ہے۔ سی آئی ڈی کی رپورٹس ہیں اور کتنے ہی ہمارے نظام اطلاعات پہنچاتے ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحب تک، ملٹری تک، پرائم منسٹر تک، وزیر داخلہ تک۔ یہ کنفیوژن ہے۔ مگر میرے خیال میں معاملہ بالکل صاف ہے۔ میں یہ دعوٰی نہیں کرتا کہ میں عقل مند ہوں ناقص العقل کی حیثیت سے بالکل ہمیں ایسا نظر آتا ہے کہ جیسے جناب

[Mir Nabi Bukhsh Zehri]

بلڈنگ کے آس پاس لوگ بیٹھے ہیں۔ ہم جانتے ہیں اور یہ کہنا کہ ایک صوبے میں زیادہ ہے دوسرے میں کم ہے اس کی بھی ایک تکنیک ہے۔ ہر جگہ یہ مسائل موجود ہیں۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنائیں چاہے وہ گیارہ آدمیوں کی ہو۔ سینٹ کی ہو اور اسی طرح سے نیشنل اسمبلی کی بھی ہو۔ اور وہ دورے کرے تاکہ زیادہ تر حقیقت معلوم ہو جائے۔ یہ میری تجویز ہے۔

ایک ہے تشخیص، ایک ہے تجویز۔ تشخیص میں سب متفق ہیں کہ امن وامان درہم برہم ہے۔ جس کو وزیر داخلہ نے یقیناً نیک نیتی یا مجبوری سے اس ہاؤس کے سامنے پیش کیا ہے۔ تو ہم تعاون کے لئے تیار ہیں۔ کمیٹی بن جائے۔ کمیٹی کو آپ حکم دیں کہ وہ اتنے دنوں میں دورہ کرے اور آفیشلز سے ملے۔ پبلک سے ملے، اپوزیشن سے ملے۔ اپنی پارٹی سے ملے۔ ہر صوبے میں جا کر وہ رپورٹ مرتب کرے۔ آپ کے سامنے لائے اور آپ ہاؤس میں پیش کریں کہ یہ کمیٹی کی رپورٹ ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ختم کرتا ہوں کیونکہ میں سن چکا ہوں کہ دعوت ہے۔ حالانکہ میں نے نوٹ بہت کچھ کیا تھا۔ آپ کی مہربانی کہ اس دعوت کی وجہ سے آپ نے مجھے اتنا موقع دیا اور پھر یہ فرمایا کہ جلدی جانا ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ کھانا کھانا زیادہ بہتر ہے مقابلۃً ملک پر ڈسکشن سے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جو کچھ آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ میرا خیال یہ تھا کہ آپ اپنے جن خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں وہ وقت کی کمی کی وجہ سے باقی نہ رہ جائیں۔ چونکہ کورم اس وقت بھی کم ہے اور اس سے دس منٹ پہلے بھی کم تھا، تو میرا خیال تھا کہ کوئی دوست اس کو پوائنٹ آؤٹ نہ کر دے۔ میں نے سوچا کہ جناب نبی بخش زہری صاحب پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ یقیناً آپ کی تجاویز ملک وقوم کے لئے فائدہ مند ہوں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے امن وامان کی اگر بات ہے تو معزز اراکین سے ریکوئسٹ کی جا سکتی ہے۔ بصد شوق آپ بارہ بجے تک بیٹھیں۔ شروع کریں۔ اگر آپ کو ہاؤس اجازت دیتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میر نبی بخش زہری : نہیں جناب۔ وزیر اعظم صاحب نے جو دعوت دی ہے...

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین : وزیر اعظم صاحب کی دعوت ، جیسے آپ نے فرمایا کھانے کی ہے ۔ نہیں ۔ آپ یقین کیجئے اس بات کا کہ کورم کی کمی کے باوجود میں نے چاہا تھا کہ آپ کی تقریر مکمل ہو جائے اور کورم کو کوئی دوست پوائنٹ آؤٹ نہ کر دے. وہ کورم کو بار بار دیکھ رہے تھے اور ممبران کی گنتی ہو رہی تھی ۔ میں نے سوچا کہ جناب بنی بخش زہری صاحب پرانے پارلیمنٹرین ہیں اور یقیناً وہ ایسی تجاویز دیں گے جو ملک و قوم کے لئے فائدہ مند ہوں گی اس لئے میں نے یہ بہانہ بنایا تھا ۔ اجلاس بروز اتوار مورخہ ۵ راکتوبر ۱۹۸۶ء شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

[*The House adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Sunday, October 5, 1986*].

PCPPI/3140(88) Senate—7-9-88—